

فِيهِنَّ خَيْرَاتُ حَسَنَ

رباعیات شہباز

CHECKED

مولوی میّد محمد عبدالغفور شہباز

کی نئی تصنیف جس میں

مذہب - قدرت - تعلیم - تمدن - اخلاق وغیرہ پر مختلف

مفید - نو طرز - اور دل چسپ رباعیاں ہیں

مطبع اردو گائیڈ میں منشی ناظر علی کے اہتمام سے چھاپ کر

مصنف موصوف کے ذریعے سے شائع ہوئی

Checked

1987

سنہ ۱۸۹۱ ع

کاکتہ

(۱۱ حقوق محفوظ ہیں)

قیمت فی جلد ۴۰

پہلا ایڈیشن ہزار جلد

و فیہا ماتشتہیہ الانفس و تلذ الاہین

ہندوستان میں اس وقت کلکتے سے بڑی کڑی منڈی تجارت کی نہیں ہے -
 یہی وجہ ہے کہ ہر شہر کے لوگ اس کی طرف حاجت مندانہ دیکھتے ہیں -
 ان کی آسانی اور عاقبت کے لیے میں نے ایک (یونیورسل کمیشن ایجنسی)
 کھولی ہے - گھڑیاں - جیبی - کلاک - ٹیم پیس - چین - زیورات - انگوٹھیاں -
 کپڑے - ریشمی - اونی - سونی - پیمک - کلابتون - جوتی - سلپر - میز - کرسی -
 الماری - جہاز - فانوس - لمپ - لوازمہ میز - لوازمہ چائے - قتن - بگھی - بالکی -
 کتابیں - قلمی - چھپی ہوئی - انگریزی - فارسی - عربی - اردو - ہر زبان اور
 ہر فن کی - مہر - برنجی - آہنی - ربڑ کی - مونوگرام - تصویریں - الہم - آچار -
 چٹنی - مربی - جلی - کیک وغیرہ وغیرہ ہر قسم کی چیزیں میری وساطت سے
 مل سکتی ہیں - جو صاحب جس قسم کی چیز چاہیں تحریر فرمائیں - فوراً تعمیل
 ارشاد ہوگی - چھوٹی فرمائشیں بذریعہ ویلیو پے ایبل جائیں گی - بڑی فرمائشوں
 کی دریافت کر کے بعد قیمت نقد آنی چاہیے - کمیشن فی سیکڑہ دھائی روپیہ -

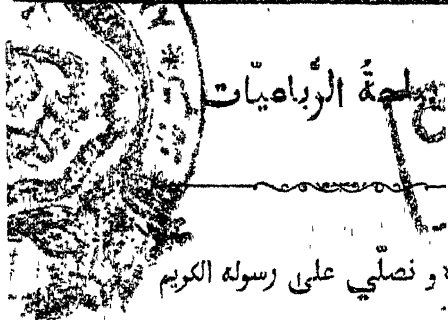
المشتر

اچ - جی - علی - یونیورسل کمیشن ایجنٹ نمبر ۸ - غلام سبحان لین - کلکتہ

معجون الشباب

یہ معجون تمام بدن کے اعصاب کو قوت دیتی ہے - شباب و جوانی کی روک تھام
 میں ایک خاص اثر رکھتی ہے - مرطوب ملک کے رہنے والوں اور مرطوب المزاج
 لوگوں کے لیے خامی اکسیر ہے - شراب سے احتیاط رکھنے والوں کو شراب کی سی
 قوت بخشنے میں بے نظیر ہے - بقاء نوع کی لذت انگیز قوت کے از دیاد اور بقا کا سامان
 ہے - سست اعصاب بھاری سر اور ٹوٹی ہوئی کمر کا تیر بہ ہدف درماں ہے - بخیل
 نہیں ہے مگر مُسک مشہور ہے - جس صحبت میں یہ ہے زبانوں پر
 نغوذ باللہ ضرور ہے - دماغ کی روشنی دل کا سرور اور معدے کی قوت ہے - معقول
 اعضاء رئیسہ بدرجہ غایت ہے - ہر سال جائزے کے ایام میں کھالینے سے سال بھر
 کے لیے فرصت ہے - گویا جائزوں میں اس کے لیے رویدہ صرف کرنا صحت کی
 ضمانت ہے - ایک جگہ اس کا استعمال ضرور ہے - بھر ساری شکایت کا سرور ہے -
 قیمت ۴۰ - خوراک ۴۰ - خوراک عام ماشہ

المشتر



آج کل اُردو نظم و نثر کی حالت میں حیرت انگیز اور ترقی خیز انقلاب
 رہی اور باطنی طور پر واقع ہو رہا ہے۔ مغربی انشا پرداز کی کا عَمّانِ رحمت
 نورِ شور سے ہمارے خشک اور خزاں دیدہ مرعزارِ ادب کی طرف آمدا آ رہا
 - ہجومِ منفعت لزومِ خیالاتِ مغربی اور روشہائے جدیدہ کی ہمارے مُلک کے
 دانوں کی محفلوں میں دھوم ہے۔ سخن گوئیوں اور سخنِ سنجیوں کے مذاق
 و شفق کی طرح جلد جلد بدل رہے ہیں۔ پرانی روشوں اور قدیم طریقوں
 عاشقِ نشۂ انقلاب سے متوالے ہو کر شاہِ راہِ انشا پرداز کی پرے خُلالِ نئی چالیں
 رشتے ہیں۔ روشِ قدیم انشا کی اصلاح کا ہر چار طرف شور ہے۔ پرانے قیود
 کی بد ضرورت اور بلا ضرورت بھی فوراً ڈالنے پر تیار ہے۔ شعراً عرائسِ مضامینی

کے سنگار کے اسباب ولایتی مشاطہ کی اونچی دکانوں سے فیضانہ قیمت دے رہے ہیں - نثار مکالے - سرواٹر سکات - گولڈ سمتھ - کار لائل - ڈبکن - تھیکری -

اور سرفت کی معنی خیز اور فصاحت ریز نثر کی طرز بس آرا آرا کر خوب خوب ان انشا پردازي دے رہے ہیں - تجربہ کار اور مساق ناظموں نے بے وفائی کے

صانع پر کلنک کا قیقا لگا کر نہایت سنگ دلی سے اپنی بُرائی روشِ سخن پردازي کو ملک کے مذاقِ جدید کی متواتر - دل آزار - اور بُرائی چغلیوں سے مجبور ہو کر

چہرہ دیا ہی - اور خیالی انگلستان میں ولایتی پری و شان مضامین جادو الہ کی اداؤں سے متاثر ہو کر فوطِ جوش میں بہ مصداقِ کُلِّ جَدِيدٍ لَدِيدٌ بعض باکار اور

منفعت بار مضمون نگاری کی طرز کو جذبِ شوق کی بے اختیاری میں اختیار کر لی ہے - ہر بُرائے خیال کے باج سے نئے ساز کی آواز ایک نئے راگ میں آ رہی ہے -

قوم کے شامع مذاق میں سخن آفرینی کی نئی روشوں کی خوشبو بڑی تیزی سے بادِ صبا کی سبک سواروں پر سوار ہو کر صبح و شام غیر محسوس انداز سے جا رہی ہے -

نئی روشوں کے بادِ یر تکالی کے سرورِ لذت سور سے خُم خانہ خیال کے طرب رہا ہال میں جدید انداز سے مہذب حال و قال ہے - نئی روش کے نئے مدسوس - مؤلفوں

مُصنّفوں - اور پُرس کے ناتجربہ کار اور نومشق قائم مقاموں کا نئی انشا پردازي - شوق کی پُر لذت - مضطرب ساز - اور ہوش باز گد گدھی سے اکثر غلط اور صحیح

ترجمے کی مزہ دار اور غیر محسوس زحمت سہنے سہنے بُرا حال ہے - اب وقت میں ہمارے ملک کے قابلِ نوجوانوں کے سرمایہ نازش و ناز جناب مولد

سید محمد عبدالغفور شہباز کا (جن کی عالی خیالانہ بلند پروازیوں کا مسرت اور ہوش افزا تماشا سپہرِ سحر بیانی و جادو طرازی پر ایک زمانہ دراز

ملک کے باخبر اور صاحبِ نظر تربیت یافتہ سخن فہم دیکھ دیکھ کر لطف اُٹھا رہے -

ہیں) نادر - نو طرز - اور دل پسند مجموعہٴ رباعیات ہم لوگوں کی دلی توجہ اور ہم دردی انگیز التفات کا مستحق ہی *

صنفِ نظم میں یوں تو ہر چیز دل ربا ہی - اور اپنی اپنی جگہ میں لطف اور رنگ میں ایک دوسرے سے جدا ہی - مگر رباعی کی لطافت - نزاکت - قوت مضامین - دل کش اور مختصر مفید مطلب بندش میں ایک خاص قسم کی جادو اثر دل فریبی اور عام پسند مقبولیت ہی کہ جو اکثر طبیعتوں کو بہت بہاتی - اور اکثر گداز دلوں کو سخت بے چین بناتی ہی - لیکن نظم کی موسیقی میں یہ وہ مشکل ترانہ ہی جس کا ہر خیالی گوئیے کے گلے سے ٹھیک تال سر سے اتر آنا بہت مشکل ہی اور یہی وجہ ہی کہ فارسی کے اسانذہ میں بہت کم شعرا نے اس قسم خاص کی نظم کا پوری طرح سے حُسن استعمال کیا ہی اور اپنی پوری قوتِ دماغی و مشقی طاقِ کہانی اُس میں بہت کم لگائی ہی - عموماً دیوانوں کی ترتیب سبکی رسمی ضرورت سے شاعروں نے عبث اور الغیات کی ردیف کی غزلوں کی طرح عبث چند متفرق مضامین کی رباعیاں کہہ ڈالی ہیں جن سے صاف ظاہر ہے کہ وہ ضرور اُن کو رباعی لکھنے کی طرف خاص رغبت تھی اور نہ اُنہوں نے اُن کے چمکے مہر و محنت کی - اکثر اسانذہٴ فارسی نے رباعیوں میں مضامینِ تصوّف آگین و نصیحت و قریب اپنے اپنے رنگ میں خوب لکھے ہیں اور باغ و راغ - خزان و بہار - معشوق و عذار اور ساقی و می گسار - اُن کے نشاط انگیز سامان اور فرحت انگیز ملاپ و رُپی خوب خوب تصویریں نوکِ قلم سے کھینچی ہیں اور بعض خاص شاعروں نے پھر اپنے خاص مذاق کے مطابق بعض خاص چیز کی تعریف میں نئے انداز سے دلیضمون آفرینی و لطف سخن طرازی دی ہی جیسے ظرافت اور جدّت کی طریقت کے امام عمر خیام جنہوں نے اپنی خیالی گردشِ جام سے متوالوں کے پرجوش

و خروشِ حلقے میں بادۂ گلِ فام کو نئے انداز اور بڑی دریا دلی سے عام طور پر
نقسیم کر کے ایسا نام کیا ہی اور بہت بڑا دائمی صلہ سخن فہموں اور نکتہ رسوں
سے داد کا لیا ہی *

اردو کے ابتدائی زمانہ شاعری میں چون کہ غزل کے سوا اور اصنافِ کلام
کی طرف کم توجہ کی گئی ہی اس لئے پہلے طبقے کے اساتذہ کے کلام میں کوئی
قابلِ التفات اور لائقِ نازش سرمایہ رباعیوں کا نظر نہیں آتا - البتہ میر درد - میر
تقی - سودا اور بعد اُن کے ذوق وغیرہ نے رباعی کی طرف کسی قدر ممتاز التفات
بہ نسبت اپنے متقدمین کے کیا ہی مگر ان سبہوں نے اکثر اساتذہ فارسی کا تتبع
کیا ہی اور اس میں اُن کو کہاں تک کام یابی حاصل ہوئی یہہ امر کسی قدر
مشکوک ہی - ہاں ذوق کی بعض رباعیوں سے ایک مزہ دار اور بُر اثر طرزِ خاص
جھلکتی ہی جس سے اُس کا سارا کلام بہرا ہوا ہی - بعد اس کے لکھنو کے صاحب
نمال رزم و بزم کے مالک مرثیہ گو شاعروں نے پھر رباعی پر اپنے اپنے رنگ میں
خوب زور لگایا ہی اور بہت کچھہ دادِ سخن گستری و بلاغت و فصاحت دی ہی -
ان کی اکثر رباعیاں مذہبی خیالاتِ حمد و نعت اور زیادہ تر منقبت کے مضامین
فیض آئیں سے آراستہ ہیں اور کبھی کبھی ان حضرات نے ان رباعیوں میں
شاعرانہ خود ستائی اور میدانِ تعلی میں باہمی رور آزمائی کا لطف بھی
دکھایا ہی - زمانہ حال کے پسندیدہ مذاقِ شاعری کے مطابق بھی چند رباعیاں
بعض وقت اخباروں میں شائع ہو کر نظر فروز ہوئیں مگر ایسا معلوم ہوتا ہی
اُن رباعیوں نے سخن دانوں کے دلوں کو کچھہ زیادہ نہیں کُہنایا اور اسی سبب
شاید اُن کا اثر اکثر دلوں پر کم تر دیر پا نظر آیا *

حضرت شہباز کی رباعیوں کی مجموعی قوت - دل نشیں اثر - پر منفعت

س فریدی - اور نتیجہ بخش دل چسپی ایسی نہیں ہی کہ کوئی کورہ سے کورہ طبعیت بھی اُن کی لذت سے محروم رہ سکے اور اس گلشنِ معنی کی سیر کے بعد اپنے دامنِ اُمید کو بہنوں سے خالی پائے - اس گلستانِ دانش و اخلاق نشان کے ترتیب دیئے - آراسنہ بنائے - اور رونق بخشنے میں مصنف کے نہایت خوش سلیقہ باغبانِ طبیعت کو بڑی مسقت - پلے سرے کی تلاش - اور بڑی کارش ہوئی ہی کیوں کہ اس میں سب سے زیادہ رعایت اس کی کی گئی ہی نہ ہر مذاق - ہر خیال - ہر روش - اور ہر رنگ کے آدمی کا اس کی گلگشت سے جی بہلے اور ہر مزاج کو اس کی سیر سے تفریح حاصل ہو *

اس باغ میں کہیں مذہبی خیالات کی جذباتی خلعت بدوش سبز پوش سر بہ سجود جہازیوں سے خُدا شناسی اور خُدا پرستی کی وحدت درکنا اور رحمت بار نہر جاری ہی - کہیں صانعِ حقیقی کی یَرِ حیرت اور سراپا بُرکتِ قدرت کا سیارہ درپا اور آسمان سا فوارہ ہزار رنگ سے اُچھل اُچھل کر اہل بصیرت کی آنکھوں کی سیرابی اور اہلِ خرد کے دماغوں کی تازگی میں مصروف ہی - کہیں اخلاق کے تروتازہ راحتِ نظارہ پہلوں کی روشوں سے ایسی عطریں اور عنبر آمیز ہوا چلتی ہی جس نے شامہ نواز اور صحت بخش ہو بد اخلاقی کے مریضوں کے لئے بے شک اکسیرِ تاثیر ہی - کسی چمن میں تعلیمی فوائد اور تجربوں کا ایسا پُر ثمر شجر نصب ہی کہ جس کے پھل دُنیا کے ہر قسم کے لوگوں کی فائدہ رسانی کی ضرورت سے بہشتی میوؤں کی طرح بلا تکلف و تکلیف ہر ایک شخص کے خیال کے مُنہ میں اُس کے سیر کرنے کو خود بہ خود آکر چلے جاتے اور اُس کے تعلیمی خیالات کی بالیدگی اور پرورش میں کام آتے ہیں - کسی گوشے میں ایسا سرسبز - ہوا دار - خنک - اور صحت بخش تمدنی سمر ہوس بنا ہوا ہی جس کی طلسماتی ہوا اور فضا ہر گندہ

راے اور غلط خیال مَدبّروں کے دماغ کی کُلّی اصلاح - اور کم زور خیال بڑھسودہ حال تمدّنی مریضوں کی گزشتہ صحت اور قوّت کے لوٹانے اور سنکے اور بہکے ہوئے رفتارمروں کے آسانی سے ہوش میں لانے میں دمِ مسیحائی سے کم اثر نہیں رکھتی - اور جہاں کہ ہر مشرب کے تمدّنی مجاذیب جاتے ہی اپنی بڑ بھول کر تربیتِ ہوا کے حُسنِ سُلوک سے سُلوک کی دُھن میں کچھہ گنگنائے اور وہاں کے چند روزہ قیامِ عافیت فرجام کی بدولت نعمتِ عقل و ہوش واپس ہاتے ہیں - بعض چمنوں میں مختلف مُلکوں اور مختلف قسموں کے پھولوں کے درخت ایک آزادانہ روش سے متفرّق سجائے گئے ہیں اور قصداً قدرتی بے انتظامی اور خود روئی کا خوش نما اور دل ربا پرداز دینے کی غرض سے بہت زیادہ اہتمام اُن کی ظاہری آرایش کے متعلّق نہیں کیا گیا - یہہ تُکڑا بھی اپنی وضع پر بہت ہی دل چسپ - نشاط انگیز - اور تفریح بخش ہی *

رباعیوں کے اس مُختصر دیوان کے غور اور انصاف سے پڑھنے کے بعد انجمنِ سخن میں کیا کوئی کافر نعمت ایسا ہوسکتا ہی جو مُصنّف کی فکِ بلند - طبیعتِ خدا داد - طرزِ نو ایجاد - اور باکار مشقِ سخن اور کامل استعداد کا کلمہ نہ پڑھے ؟ ہر قطع کے جواہرِ مضامین کا خانہ نگین میں خوش اُسلوپی ایرِ صفائی سے بٹھانا اور جمانا - بندش کی دل ربائی اور صفائی - لفظوں کی مُناسِب صنعت اور عمدہ نشست - زبان کی شستگی اور پاکیزگی - مضامین کی بانندی - اترافسانی - منفعت سرشتی - قافیوں کی دقت پسندی اور دل فریبی - استعاراتِ دل چسپ اور تشبیہاتِ موزوں کا لطف - چاروں مصرعوں کا ایک دوسرے سے نہایت آسانی اور خندہ پیشانی سے دست و بغل رہنا - اور پھر اخیر میں چوتھے مصرعے کا پُر قوّت طور سے چمکنا - ان سب صفّوں نے مل کر

رباعیوں کو گُل دستہ لطافت و بلاغت بنا دیا ہے *

سادہ اور پیش پا افتادہ مضامین کو بندش اور بیان کی خوبی سے وہ درخشاں اور دل پسند ہیرایہ ملا ہی کہ ہر طبیعت کو مرغوب ہو - عالی - نازک - اور مشکل مضامین اس صفائی - آسانی - اور شگفتگی سے بندھے ہیں کہ ہر طفلِ مکتب اُن کو اپنے پند نامے کے سبق کی سہولت سے دل نہیں کرے - ہر مطلب کی طرزِ بیاں میں ایک خاص مزہ ہی جو مضمون سے پہلے خیال میں اپنی جگہ کر کے گویا مضمون کا استقبال اور طبیعت کو اُس کی بزیوفنگاری کے لئے طیار کرتا ہے - ہر رباعی میں ایک خاص جدت اور ہر جدت میں پھر ایک نئی - تازہ - رواں پرور لذت ہی جس کا بیان فقط لفظوں کی تائید سے برازِ دقت ہی - ہر مضمون کا حسنِ تقرب حد سے زیادہ دل فریب اور حسنِ قبول سے سراپا ہم آغوش - ہر فکر بلندی اور تازگی کے میدانِ مسابقت میں دوسری سے دوش بہ دوش - مضامین نصیحت آمیز و دانش آموز کا جہاں انبار ہی وہاں طبیعت کے بہانے کو باغ و بہار کی دل کش کیفیت کی سچی تصویر اور قدرت کا ایسا مرقع زر نگار بھی ہے کہ جس کے دیکھنے سے طبیعت بشاش ہو جائے اور بند و نصائح کی کلفت کا ہلکا سا نقش لوحِ دل سے یک قلم مٹ جائے - جہاں ہر طرح کی سنجیدگی اور متانت سے کلام مالا مال ہے وہاں کہیں کہیں ہلکی سی ظرافت کی ذائقہ نواز اور اشتہا افزا چاشنی کا بھی مہذب طریقے سے استعمال ہے - ہر پرانی نورانی شمعِ مضمون میں صنعت کی آرائش کے جلوے کی وہ تابانی ہے جس پر نئی روشنی کے پرانے بے پروایا نہ جان دیں - اور ہر مغربی عروسِ خیال کی ایشیائی فشن کی مشاطہ گری سے وہ عابدِ فریب زیبایش ہی جس کا لوہا بڑے بڑے متعصبِ قدیم خیال کے

زائد مغش بے غل و غش بات کی بات میں مان جائیں - ان دو قسموں کے متعلقہ مذاق کی رعایت یہہ مشکل بہلو بہت ہی مشکل سے ہاتھ میں رہا ہی اور یہہ سخت صلے سے بالا اور واقعی ایسی نادر رعایت بے بہا ہی - ہر رباعی کسی نہ کسی زینۂ خیال سے بانٹیجہ یا بامرہ ہی - اور ہر مضمون مُصنّف کی غیر معمولی - برق آسا - اور غواص قدرت مشاہدہ کو بہت صاف طور سے دکھاتا ہی - ہر معمولی چیز اور ہر معمولی واقعہ اور معاملے سے ایک بہ کار آمد اور مفید مضمون نکلا ہی - از کم تو چیزیں اور حالتیں شاید مُصنّف کی نظر سے ایسی گزری ہوں جن کا جبرہ مضرت و منفعت کیجے کر اُن کے دماغ کے مضبوط اور محفوظ شیشے میں نہ رہ گیا ہو اور جس جُوہر کا عمدہ استعمال اکثر ان رباعیوں میں نہ ہوا ہو - یہہ سود مند چند ہند زمانۂ موجودہ کے تمدنی تعلیمی - اور اخلاقی انقلاب حالات و خیالات کے اعتبار سے بہتر از صد ہند ہی - کیوں کہ تجربہ و مشاہدہ کے مختلف نتیجوں اور ہزاروں پُر منفعت نُکتن کا دریا ان چار مصرعوں کے چھوٹے سے کوزے میں بڑی حکمت سے بند ہی *

ہر جدید چیز مشکل سے کامل ہوسکتی ہی اور اُس گلیے سے شاید یہہ رباعیاں بھی مستثنیٰ نہ ہوں مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت شہباز نے اپنی قدرتِ اختراع سے (جو کہ محض ایک فیضِ لم یزلی ہی) ایک نئی قسم کی بہ مستقل نظم ایسی لکھی ہی جس کی کوئی نظیر اُردو زبان میں معلوم نہیں ہوتی اور جو کہ اُن کی نادر (اور جنالتی) قوتِ ایجاد اور قدرتِ مضمون آفرینی کو دکھاتی اور بتاتی ہی - اردو زبان کے ادب میں خواہ وہ نظم ہو یا نثر بہت بڑا قحط اور جنالتی کا ہی اور بھبی وجہ ہی کہ آج تک اُس میں کوئی خاطر خواہ اور تشفی بخش ترقی جدید خیالات کے مُحققوں اور مصنفوں کی تحقیق

اور اس کے مطابق نہیں ہوئی اور گویا کل شعرا بہ استثناء چند خاص لوگوں کے وہی پُرانی لکیر پیتند چل جاتے ہیں اور اپنے خیال اور اپنی پیاری زبان کو زلفِ بچپاں کے جال اور ذلتِ انگیز اور آبِ روشن وصل کی نکبت اور ہجر کے دائمی جنجال سے اپنی دماغی کم زوری اور بُزدلی کی وجہ سے نہیں نکال دے کر زبان کی وسعت کو اپنی غلط رائے کے مطابق محدود رکھنے پر نازاں۔ اور اپنی مُردہ دلی - بڑمردہ خیالی - اور پست ہمتی سے آزاد مدش - وسیع النظر - روشن دماغ - اور نو طرز شاعروں اور مصنفوں کے پُرسعت - بَر منفعت - اور پُر جدت کلام پر نکتہ چینی کے خواہاں ہو کر اکثر بے جا اور آبِ رو فرسا شوقِ نام وری میں اپنی ذلتِ سراپا حسرت کی شہرت کے آپ مُحرک ہوتے ہیں - زمانے نے علم و فن میں اس قدر ترقی کی ہے - مغربی تعلیم کا فیض اس طرح ابر نیساں کی طرح سارے ہندوستان میں پھیلا ہے - اور سلطنتِ انگریزی کے تمدنی اور تعلیمی اثر نے وہ آزادی بخشی ہے کہ اب غریب اُردو زبان اس اُنیسویں صدی میں بابلِ ساماں خیالی چاہِ زرخداں - اور ذلت و ظلمتِ نشاںِ ناصاف و ہمی - ناف کے زنداں میں کسی خیالی پری و ش کے جعدِ مشکیں سے مشکیں کسواکر اور ماز آسا چوٹی کی ہتکڑیوں سے دونوں ہاتھ جکڑا کر چند خود غرض اور کوتاہ بینی دشمنوں کے بے اصل فخر و مہابہات - اور چند خود مطلب خود سر خُردہ گیروں کے انصاف دشمنانہ خیالات کی بے جا تشفی کے لیے دائم الحبس نہیں رہ سکتی - اس لیے عقل و انصاف کی گورنمنٹ نے اپنی مشہور فیضانہ انصاف پسندی اور علم دوستی سے اُس کی آزادی کا قطعی حکم نافذ فرمایا ہے اور اب وہ بہ عقایتِ ایزدی قیدِ دوام سے شاد کام نکل چلی - اور آزادی کا دم زور و شور سے بھر لے لگی ہے - اور حقارتِ بار اور جگر فگار چتونوں سے اپنے دشمنوں اور قید خانے

کے منحوس جیلروں کی طرف پھر پھر کر دیکھ - اور بار بار نہایت جگر گداز اور ذلت بار چسکیں اُن کی جانب کر رہی ہی ”

ہم اُمید کرتے ہیں کہ یہ نوظر اور مفید رباعیاں جدید و قدیم دونوں مذاق کے صاحبان طبع سلیم کو بہت پسند ہوں گی اور اب اس رنگ میں آئندہ اور مشتاق اور تجربہ کار شعرا بھی خامہ فرسائی فرما کر نہ فقط دادِ سخن گسٹری ہی دیں گے بلکہ قوم کو اور ملک کو اپنے کلام نصیحتِ نظام سے کافی فائدہ پہنچائیں گے - مصنف نے شوقِ نام وری و شہرت یا کسبِ منفعت کی غرض سے اپنے دل و دماغ پر یہ شدید زحمت گوارا نہیں فرمائی بلکہ ایک سچے محبِ قوم اور بہی خواہ ملک ہونے کی حیثیت سے اپنی ذہانت - جودت - علمیت - اور تجربے سے اپنے ابناءِ جنس کو فائدہ پہنچانے کی ایک مفید اور بہ کار آمد تدبیر کی ہی - خدا کرے اس بے مثل نظم کی پر منفعت شہرت - حسنِ استعمال - اور فرطِ پسندیدگی سے اس کی ہر رباعی چار دانگ ہندوستان میں قومی ترانہ بن کر ضربِ المثل کی طرح زباں زدِ خاص و عام ہو - اور حق التّصنیف کی رجسٹری خاص ہو تو ہو مگر اس کی مقبولیت کی رجسٹری عام ہو *

دیباچہ طراز

بندہ آزاد

باقی پور -

۲۴ نومبر سنہ ۱۸۹۰ ع



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مذہب

۱

کیوں کر کوئی اسرارِ الہی جانے کیا تاب کہ انسان کماہی جانے
آنکھوں سے حجابِ وہم اُتارنا معلوم باتیں یہ خدا کی ہیں خدا ہی جانے

۲

ہی مطلقِ جود ذاتِ باری کا وجود جس وقت ہو جس چیز کی حاجت
یوں طاقِ حرم ہو طاقِ نسیاں پہ تو ہو محرابِ کرم میں تو ہیں سب وقفِ سجود

۳

ہر وقت کفیلِ رزق ہی حکمِ کُلُوا باطل ہی اسی حکم سے معدے کا خلو
ہی بارِ عطا سے قامتِ شکر دوتا احسان کے گلوند سے جکڑا ہی گلو

۴

دُنیا میں نویدِ حسنِ انجام ہی دیں اس غمکدے میں پیامِ آرام ہی دیں
دیں داروں کو لازم ہی بزرگوں کا ادب ان کی ہی بزرگداشت کا نام ہی دیں

۵

ہیں اہلِ صفا جو قیدِ مذہب رکھتے عادات و خصال ہیں مہذب رکھتے
ہوتے نہیں وہ حسنِ عمل سے غافل ہر دم ہیں خیالِ فرضِ منصب رکھتے

(۱) بزرگوں سے بزرگانِ خاندان اور بزرگانِ دین مراد ہیں *

۸۹۱۵۷۱۳۱

نئی بزمِ مبین ایک صدر و پائیں ہم کو ملحوظ ہیں اخلاق کے آئیں ہم کو
ہم غیر سے بھی کرتے ہیں بھائی کا سلوک شیرازۂ اتفاق ہی دیں ہم کو

قرآن و حدیث کا إطاعت گرہوں یارانِ اولوالامر کا فرماں برہوں
بے واسطہ ائمہ کہتا ہی قیاس ممکن ہی نہیں مطیع پیغمبر ہوں

فلاکِ ہدایت بہ ہی انجم کا ہجوم انجم ہیں شیطانی ضلالت کو رجوم
ہی مد نظر شب آفریں کی تسبیح جب تارِ نظر میں ہم پروتے ہیں نجوم

یہ شبہ وہ اہلِ درد ہیں قابلِ رشک جو جوشِ ندامت سے بہاتے ہیں اشک
چھہ دور نہیں اگر ہوں ستائے بہشت آنکھیں تو بعینہ ہیں بہشتی کی مشک

بے وجہ نہیں قلب کی سینہ کوئی چلتے ہیں سُرِ جال یہہ پائے چوہی (۱)
س دامنِ آلودہ کو دھوئیں گے یہی ہیں مردمِ چشمِ معصیت کے دھوہی

ی اس نے کبھی نہ با خدا کی چوڑی کی اس نے کبھی نہ نا خدا کی چوڑی
ن رات یہہ کام چورِ نافرماں نفس کرتا ہی نبی کی یا خدا کی چوڑی

راہِ بلاغت میں رہے جاتے ہیں تکلیفِ بلاغ پر سہے جاتے ہیں
ا غم ہی کوئی کان دھرے یا نہ دھرے کہنا ہمیں جو کچھ ہی کہے جاتے ہیں

قدرت

عیش کا گھر ہی - اس کا اسباب ہی روح مینا ہی یہہ - اور بادۂ ناب ہی روح

یا چنگِ مغنی ازل میں شہباز یہہ تن ہی باب۔ اُس کی مضراب ہی روح

۱۴

دل میں ہی لگا خیال کا ٹیلیگراف سر میں ہی دھرا سماع کا فونو گراف^(۱)
آنکھوں میں لگے ہی ٹلسکوپ نظر جاری ہی ہمیشہ ذہن کا فونو گراف^(۲)

۱۵

اعضا و جوارح ہیں گھڑی کے ہر زے ہیں عُمَر کی کرک تک یہہ چلتے ہر زے
لازم ہی بشر کو قدراں ہر زوں کی ورنہ کوئی دم میں ہیں یہہ ہر زے ہر زے

۱۶

آئی ہی یہہ آواز خود اپنے سر سے شایان ہی لکھ رکھیں گر آب زر سے
”دنیا کے عجائبات مجھ میں ہیں بہرے بہتر ہوں میں ہر ایک عجائب گھر سے“

۱۷

ہی سُرخ و سفید جسم میں طرفہ بہار باتا نہیں اس کو ظاہری نقش و نگار
ہر عضو نظر آتا ہی سانچے میں دھلا ہوتا ہی عجیب تن درستی کا سنگار

۱۸

ہو کشورِ صحت میں اگر کوئی جواں ہر وقت رہے محو تماشا انساں
استیج پہ چہرے کے شب و روز شباب دکھلائے ہنسی خوشی تبسم کا سماں^(۳)

۱۹

وہ شخص کہ ہی مزرعِ صحت کا ساند ہی کام میں جس کے عیشِ شیریں کی کھاند
دیسی سر پہ ہی اُس کے۔ کیوں ہو عقل اُس کی دل اُس کا ہی زندہ - کیوں ہو طبع اُس کی
کی یتیم؟^(۴)

۲۰

ہر عضو بدن میں چستیاں آئیں گی ہر گام پہ تنگ سستیاں آئیں گی
ہو جائیں گے زندگی کے سب کام درست جس وقت کہ تن درستیاں آئیں گی

۲۱

رات آئی مٹا روز کا جگہا تَنّا افیون کا نیند نے کھلایا اتنا

(۱) آلہ نعالۃ الصوت - (۲) دوربین - (۳) زینہ جس پر ٹیلیگراف کے تماشا کرتے ہیں *

هر گھنٽي ٻه يون چنبر غفلت ميں هي غل هُسيار ! كه رخصت هوا اور اڪ گھنٽا

۲۲

کرتي تو هي دن کو زندگاني گھائل هي رات تو رڳهي هي شفائ عاجل
بهر جاتا هي روز خنده صبح تلڪ هر زخم مسيح خواب کا هي قائل

۲۳

دنيا ڪے اڪھارے ميں هزارن هي دلير گو جٽے ميں فيل زور بازو ميں هيں شير
پڙ جاتا هي آنڪون يه ڪُپهه ايسا بڙده هو جاتے هيں پل مارتے ميں نيند سے زير

۲۴

صد شڪر كه وقت صبح سوکر اٿے غنچسوں کي طرح شگفته هوکر اٿے
هر طرح دل حزبن ے پائي راحت گو عمر کي ايلڪ رات ڪهوکر اٿے

۲۵

اُزڪر تمهيں ے جاء ڪبهي سوه فرنگ مڙڪر ڪبيي دکھائے تمهيں خطّہ زنگ
هو ايك منت ميں هفت اقليم کي سير سوجاو تو صاف اُرن ڪهٽولا هي پانگ

۲۶

ديکها كه طلسم گون ميں مضمهر هي بچسوں کي هي بهيڙ - دل ربا منظر هي
پوچها ڪه هيں ياں رقص ميں ڪيون بابا لوگ ؟ فطرت نے ڪها ” ولايتي چڪر هي “

۲۷

معدوم کا غم - نه فڪر موجود ڪرے محدود خوشي وه غير محدود ڪرے
قائم هوا گر ڪهيس لڙڪن کي بهار هر عمر ميں آدمي بڪر کود ڪرے

۲۸

رخصت هوئي طفلي کي وه صبح گل فام لائي تهبي نسيم جب ڪه عشرت ڪے پيام
پهولي هوئي هي خصاب کي منڀه په شفق پيري کي - خبردار ! ڪه آبهنجي شام

۲۹

دکھلائي ديا راه ميں کل بورها ايك رکھتا تھا وه صورت کي طرح سيرت نيك
جاتا تھا چلا وه اڀرے هي پائونن سے گو ليتا تهما مدد په هر جڳهه لکڙي ٿيڪ
(۱)

(۱) گو اور ٿيڪ ميں ايهام لطيف هي - انگريزي مس گوے معني هبں جانا اور ٿيڪ ے
معني ليتا *

باتا نہیں موت پر کوئی شخص ظفر ممکن ہی نہیں اس سے کسی طرح مفر
 ہرچندکہ اس سفر میں سختی ہی بہت سے لے کہ مصیبت ہی تقاضاے سفر
 (۱)

حیرتکہدۂ عقل میں چکرا بیٹھی چکے سر بابِ عبودیت بہ تکرار بیٹھی چکے
 شروقت دکھاتے ہیں وہ اب موت کا در بہتر ہی کسی طرح یہہ جیگر بیٹھی چکے

گو اپنی بساط بھر بہت آرتے ہیں آنکھوں بہ مگر وہی بڑے پردے ہیں
 دُشوار ہی آوہام کی ظلمت سے نجات گولہ ہی یہہ عقل اور ہم بینگے ہیں

یہہ عمر کے سال سو ہوں یا ہوں نوے آ بیٹھیں گے ایک روز چیل اور کوٹ
 ہو جائیں گے دونوں ان کے پنجے میں اسیر طوطے ہوں زبان کے وہ یا ہوں کوٹ
 (۲)

عاشق ہو توجسم سا کہ بے شاہد جاں بے ہوش ہی - بے حواس - بے تاب و تَوان
 سینہ ہی فگار - دل ہی شق - خوں ہی جگر بند آنکھیں ہیں - لیک اشک حسرت ہیں رواں

زینت دہ دشت و راغ ہوسکتے ہم خجلت دہ شبچراغ ہوسکتے ہم
 ہوتے اگر اس باغ جہاں میں ہم پھول ہر باغ میں باغ باغ ہوسکتے ہم

کس لطف سے شب سیرِ نظر میں کاٹی ہر گھاتِ طلسم - سحر تھی ہر گہائی
 صحرا لے لگا رکھا تھا مخمل کا فرش دریا نے بچھا رکھی تھی سینل پائی

(۱) انگریزی میں سفر کے معنی ہیں سہنا - بہ صبغۂ امر - سہلے - (۲) کوٹ کے دو
 معنی ہیں - ایک تو جانور مشہور - دوسرے ایک عضو - یہاں دونوں معنی ٹھیک

بیٹھے ہیں *

کیا حُسنِ جوگُلشن کی زمینوں میں نہیں؟ کیا لُطفِ جو غنچوں کے نگیتوں میں نہیں؟
 ہی صُبح کے وقت شاہدِ گُل میں جو بات واللہ وہ شام کی حسینوں میں نہیں

ہی نامیہ یاں ادیتّر و نامہ نگار دکھاتی ہی طبع چھاپے خانے کی بہار
 از روے خود رشکِ گرافک ہوں شجر شاخیں ہوں جربدہ برگ ہوں نقش و نگار

صحرا میں درختِ سبز رخت آئے ہوں فردوسِ بریں سے یہہ درخت آئے ہوں
 ہی تختہ سبزہ تخت - اور گُلبن تاج کس گُل کے لیے یہہ تاج و تخت آئے ہوں؟

باغوں میں جو پتروں کے گئے ہیں جھنڈے آتے ہیں جھکے ان سے تھنڈے تھنڈے
 ہیں امرِ بقاءِ نوع میں مثلِ طُیور گویا ہیں یہہ مرغِ سبز - پھل ہیں اندے

شاہانہ ادا سے ہی کھڑا ہار سنگار قامت پہ ہی حِلّہ بہشتی کی بہار
 خُرش بو کا کہنچا ہی شامیانہ سر پر پھولوں کا بچھا ہی فرشِ پُرنقش و نگار

بستر پہ کسی حسین البیلی کے کچھ پھول پڑے ہوئے تھے چنبیلی کے
 شرمندہ تھا اُن کے دھنگ سے حُسنِ فرنگ تیور تھے لچائے ہوئے مِسِ بدلی کے

بھاتا ہی کہاں چمن میں گندھی کا عطر ہو پھول کا - خس کا - خواہ مٹی کا عطر

(۱) ملک شام کی عورتیں جن کا حُسن مشہور ہی نارہ عورتیں جو سَام کے وقت دکھ کر

تھوڑی دیر کے لیے حسین بن بیٹھتی ہیں - (۲) طبع ایک تو نیچر دوسرے چھاپا -

لطفِ اہام ہی - (۳) ایک مشہور انگریزی اخبار جس میں بہت ساری تصویریں ہوتی

ہیں - (۴) ساخ اور اخبار - یہاں بھی وہی لطفِ اہام ہی *

فقّوح میں باغ کے چنبیلی کا ہنر مٹی سے ہی کھینچنا چنبیلی کا عطر
۴۴

کیا کہنے ہیں نو جوان البیلے کے ہنر دھوندتے ہار موتیا بیلے کے
بھوٹوں کی طرح جامے میں بھولے نہ سمائیں جس وقت خریدیں یہہ دو دھیلے کے
۴۵

ترشی میں بہار ہی عجب خوش بو کی خوش بو میں ہی چاشنی غضب جادو کی
ہیں ذائقہ اور مشام دونوں بے خود کیا بات ہی واہ کاغذی نیبو کی
۴۶

شاخوں کو کرے گا شاخ زریں جب موز دکھائیں گی کرباساں زمرد کے طور
کچھ روزوں میں پتے یوں کریں گے ارشاد ”مصری کے ہاں کوزے آم کر دیکھئے غور“
۴۷

رزاق کی رحمت کا جہاں جلوا ہی ہر شاخ میں جلوۂ من و سلویٰ ہی
حلوے کی دکان ہی وہ کیلے کا درخت کیلا وہ نہیں ہی قدرتی حلویٰ ہی
۴۸

کس پردے میں ہی نعمت خالق کا درود آشجار میں رحمت کے لئے ہیں امروہ
لذت وہ کہ ہو خشک زباں شکر سے تر خوش بو وہ کہ ہو فرض بیساں ورد درود
۴۹

معدے سے نکالتا ہی کلفت کا مغز بھرتا ہی قویٰ میں حسنِ صحت کا مغز
سمجھو تو یہہ سرہی بو علی سینا کا ہی بیل کی کھوپری میں حکمت کا مغز
۵۰

خربوزے کا حق نے نقش پیکر باندھا پُریا میں عجب قند مگر باندھا
اک کوزہ قند زرد کاغذ میں لپیٹ ہی سبز رس سے خوب کس کر باندھا
۵۱

تربز کے ہرے شیشے میں ہی سیر بھری اس شیشے میں ہی طلسم کی جلوۂ گری
بہنے ہوئے برف کا گلابی جوڑا ہی چپن سے لپٹی ہوئی لذت کی پری
(۳)

۵۲

ہو کام وزیاں کو کیوں نہ تیر کی یاد شادانی کو جس کی دیکھہ دل ہوتے ہیں شاد کرتا ہی مرے سے شکل دُنیا کی کھڑی ہی اس میں عجب مرے کی دُنیا آباد

۵۳

ہی برف کے سانچے میں ڈھلا ہر ہرجز اِمرت جسے سمجھے گرمیوں میں ہر ہز ہی برفیاں سُرخ سبز تھلیوں میں بھری کب ہیں یہہ ہو آگ کے شہیدی تریز

۵۴

بہتوں سے دکان جوہری ہیں چھتیاں رونق پہ ہیں جن سے زندگی کی گتیاں ہی دُرچِ زمردیں سے ریسم کی نمود مُنہ تک ہیں بھری جو موتیوں کی لڑیاں

۵۵

کس لطف سے کہبت میں کُلی ہیں کلیاں آباد ہیں اس سبز نگر کی گلیاں تسبیحِ زمردیں سے ہی ان کو لگاؤ ہیں کس کی یہہ اُنکلیاں مٹ کر کی بھلیاں؟

۵۶

کامل ہی یہہ اپنے کام میں نام ہی نیم آستام کے دل ہیں اس کے آڑے سے دو نیم ہر پہول سے آتی ہی ہواے فردوس ہر پل سے ہی موج زن شرابِ تسنیم

۵۷

تازوں نے جو کر رکھی ہی جاری یہہ سبیل نکلی ہی یہہ پیاسوں کے لیے خرب سبیل ہر باغ میں غل ہی فی سبیل اللہ کا سیراب بہر سبیل ہوں ابن سبیل^(۱)

۵۸

ساقی ہی کبھی تاز کبھی نقل فروش مدفوش کے سر کو ہی کبھی دار و ہوش کفاس کبھی ہی یہہ کبھی ہی فراش معمار کبھی ہی یہہ کبھی خاند بہ درش^(۲)

۵۹

وہ تاز کہ جس پہ واعظوں کی ہی لتاز لینا ہی دلی خواہشِ احباب کو تاز ہی صلح کُل اس کا مشرب از راہ صفا مشرب کی صفا سے خادم القوم ہی تاز

۶۰

چہل کر جو یہ آئے تاز کے کوئے ہمیں اُترے ہیں فلک سے دودھ کے دھوئے ہیں
کیا کہی کہ چلکے سے جدا ہوتے وقت کس درد سے بیوت بیوت کر روتے ہیں

۶۱

آغا - تم ان انگوروں سے کیا بارگے بیل ؟ ہی اوزت کے مٹھہ میں صاف زبرے کی مثل
راجا ہی پہلوں کا گوہی کما ہی اترے سو فطیوں پر ہی حکم راں ایک کتل

۶۲

بے جا نہیں ہندوؤں میں بر کی عظمت ہی قصر زمردیں کی ساری شوکت
رائی سے برا نہیں اگرچہ کوئی بیج لیکن اسی رائی میں چہا ہی برت

۶۳

پہنا ہی ان اشجار کا گہنے کے لینے سلنی ہی قباے برگ بہنے کے لینے
جہوں نہ بہت کہ رہا ہی تیسہ ”یہ سربہ فلک میں چر سے کتنے کے لینے“

۶۴

ہی صبح بہار کی خوشی باروں میں رونق ہی ثوابت اور سیاروں میں
دل میں اُتر آنے والی کوئل کی وہ کوک کس شان سے گونجنی ہی گلزاروں میں

۶۵

گلزار میں کوئل یہ نہیں گاتی ہی سیٹی ہی جو ریل کی خبر لاتی ہی
اپریل زبان حال سے کہتا ہی اب ریل بہار کی چلی آتی ہی

۶۶

چڑیوں کا ہی وقت صبح گلبن پہ ہجوم چوں چوں سے مچی ہی اُن کی گلزار میں دھوم
ہر نغمے پہ اُن کے جھومتی ہیں شاخیں غنچہ بھی خوشی میں آکھنڈہ لیتا ہی چوم

۶۷

جس طرح کہ ہی دل کا تقاضا کہتا ہی بان سحر سے شوق اپنا کہتا
ہر تیر میں ہی جلے بھنے دل کی صدا کس دھن میں ہی ”پی کہاں“ پیدا کہتا

۶۸

قدرت کی بہار جب دکھاتے ہیں درخت گلشن میں عجیب گل کھاتے ہیں درخت

معلوم دہیں شاخوں بہ گاتے ہیں طُیور یا آپ خوشی میں آکے گاتے ہیں درخت

۶۹

جب برگ شجر کو حَلّہ اخضر دیں گے اور پھول ہوا کو مشک و عنبر دیں گے
شاخوں کے حسیں زمرّدیں زینوں پر خوش لہجہ طُیور خوب لکچر دیں گے

۷۰

طوطی خوش الحال کہ ہی پھولوں میں پلک چوَنج اُس کی ہی باغوں میں خوش آئند کلی
غنچہ بہہ اگر شگفتگی پر آئے ہر دیس میں اس سے ہو عیاں رام کلی

۷۱

جازوں میں جو آتے ہیں پرندوں کے پرے با ضابطہ رھتے ہیں ورے اور پرے
آرنے میں دکھاتے ہیں قواعد کی بہار اچھا ہو جو فوج ان کی تقلید کرے

۷۲

قُدرت کے تقاضوں سے ہوئی مجبوری کی کوئے کے جوڑے نے عمارت بُری
آیا یہہ نظر پھر اُس عمارت میں طلسم کوئے ہوئے فیروزۂ نینسا پُری

۷۳

کرنا نہیں عمر بھر کسی سے یہہ نباہ کیا جانیں ہی کُندی مرغیوں سے اسے راہ
اس تاج کے تیور ہی کہہ دیتے ہیں مرغا نہیں قدرتی اودھ کا ہی یہہ شاہ

۷۴

کیا غم- ہی جو بوم ایشیا والوں میں شوم یورپ میں تو اس کی عقل و دانش کی ہی دُھوم
دیوانِ متانت میں یہہ روشن دل جج مسغولِ قضا ہو جب کہ روشن ہوں نجوم

۷۵

تربین ہی ان سے علمِ قُدرت کی ترکیب ہی ان سے پرچمِ قُدرت کی
پہننے ہیں جو تنلیاں قلم کار یہہ چہینت ہی بوقلمونی قلمِ قُدرت کی

۷۶

رنگین ہی اُس صاحبِ قُدرت کے۔ بید ہر رنگ میں قُدرت ہی جھلکتی جاوید
چرتی ہی ہری دُوب جو کالی بکری ہی لال لہو کہیں - کہیں دولہہ سپید

(۱) حیوان بھی رہتے ہیں طرب کے اشغال رقصاں ہیں گدھے-بغلیں بجاتے ہیں بغال
ہیں قبر بہ نان سن کی راتوں کو موسیقی کے اشغال میں مسغول شغال

(۲) ہی زیب بدن آؤنی فلائین کا سوت^{۳۱} ہی بِلت لٹک پڑا بوتام آپ سے توت
میدان میں ناؤت ریم کے بابا لوگ کس تہا تہ سے ناچتے ہں دانے ہوؤ بوت^(۴)

بندر کہ ہی تقلید زبوں پر مرنا جب ہی قدم انساں کے قدم پر دھرتا
بچہ بھی سمجھتا ہی کہ بہ نامیموں فطرت کی سبھا میں ہی تمسخر کرتا

(۵) تئی پہ تے پھیلے گچھے گچھے انگور دُوبے ہوؤ رس میں میٹھے میٹھے انگور
آچکی تو بہت بہ لومڑی یا نہ سکی کہنے لگی ”کون کہاے کھئے انگور“

(۶) خاموش کہ ہی بیانِ تسمیہ فار کرتی ہی موجہ اس کو توجیہ فرار
بے شک یہ سخن قریب ہی معنی سے بلی سے فرار کے سبب دور ہی فار

شب آکے گھٹا توپ جو پھیلانی ہی اک مُردہ چھپوندر کے لیے لاتی ہی
بہرتی ہی ہنسی خروشی گلی کوچوں میں ظلمت آسے لالٹین دکھلاتی ہی

(۷) سیمابی سما میں حوت سیما ہی سمک ہی نجم فروز صاف آنکھوں کی چمک

(۱) بغال جمع بغلہ - بغلہ عربی سے خر کو کہتے ہیں - (۲۱) انگریزی بوساک - بورا
جوزا - (۳) کمر بند - (۴) مہش بہادر - بہادر اس لہ کہ لڑائی کا جانور ہی - (۵) بہ
حکایت ماحوذ ہی امثالِ انماں سے - وہاں لومڑی کی فطرت دکھانے کو لکھی گئی - (۶)
فار جوہا - اگر فار کا مخفف مانیں تو بھاگنے والا - اگر فار کو انگریزی تسلیم کریں تو دور-
دور اور فار میں ترجمۃ اللفظ بھی ملحوظ ہی - (۷) سیمابی سما پارے کا آسمان یعنی
دربا - (۸) حوت ایک برج کا نام ہی *

(۱) عینک کا ہی تال جن کو قطرۂ آب ہر موج کی لہر جن کو آبی عینک

۸۴

دکھایا ہمیں خضر شجر نے اک شہر رحمت نے بچھا رکھی تھی وہ آتشِ قہر
ظلمات میں گولہ کے تھا وہ شہر آباد تھی موج زن اُس میں زندگانی کی نہر

۸۵

(۲) پارینہ کتب نہ میکس مولا دیکھ عبرت کی نظر سے ایک گولہ دیکھ
دوانچ کے دائرے میں اتنی مخلوق یاں کوئی محیطِ صغیر اکبر دیکھ

۸۶

آتش کدہ جب ہونا موزوں گھر کا پانوں تلک آتا ہو یسینا سر کا
ہر وقت ہوں مہر کے غضب کے تیور پنکھا ہی ہوا خواہ زمانے بھر کا

۸۷

چلتی ہی ہوائے گرم اُرتی ہی گرد ہی گرد و غبار سے رخ گردوں زرد
بچھوا کے ستم سے ہی پریشاں ہر فرد ہی اپنی جگہ میں گرم پانی بھی سود

۸۸

پانی سے ہیں یاں بھرے ہوئے جتنے ظرف سردی سے ہیں برف برہی رکھتے کچھ حریف
بچھوا کے ہیں یہہ کرشمہ سمجھتے ہیں ایجاد ہی اہلِ غرب کی صنعتِ برف

۸۹

(۳) قدرت نے بنائی ہی عجب برف کی کل جس میں کہ نہ کچھ امونیا کو مدخل
جس وقت دیا رخ ہوا اس نے بدل یل مارتے میں گئی ہزاروں من ڈھل

(۱) عین اور تال اور قطرے میں لطفِ اہام ہی - (۲) ولایتِ فراغ کا ایک بہت بڑا

پروفیسر جو اول درجے کا عالمِ زباں اور علامۂ زمانہ ہی - سنسکرت کی قدیم کتابوں سے

اس کو بہت ذوق ہی - (۳) امونیا ایک مصالحہ ہی جس کی برف بنانے میں بڑی ضرورت

ہی - بغیر اُس کے برف بن ہی نہیں سکتی *

۹۰

(۱) کیوں کر نہ ہو دل کو آبِ کُہسار کی بیداس ہی شیرِ شکر جس کی صفائی سے منہاس
بانہی میں گلاس کی صفائی ہی بھری شربت سے بھرا ہوا ہی بانہی کا گلاس

۹۱

قواروں کے جہنڈے جس جگہ گرتے ہیں موتی ہی وہاں چار طرف جھرتے ہیں
اربابِ نظر دیکھ کے قدرت کی یہ سیر قوارہ نمط اُچھل اُچھل پڑے ہیں

۹۲

دنیا ہرنی زمہریر - بر سے ارلے خوب ابر کے جوہری نے موتی رولے
ہی جھونپڑا جھونپڑا جواہر خانہ گھر گھر لے جواہر کے خزانے کھولے

۹۳

دن ختم ہوا رات نی نودت آئی آفاق میں رفتہ رفتہ ظلمت چھائی
ظلمت میں ہی ہر لطف خموشی کا طلسم سنائے میں ہی طلسم کی گویائی

۹۴

محلوں میں نہیں وہ گنت گو کا عالم کوچوں میں نہیں وہ جست جو کا عالم
گرمی کے ہیں دن تمام سناتا ہی دوپہر ہی ٹیک اور ہو کا عالم

۹۵

لیٹے ہیں بہارِ فارغِ البالی سے لپٹے ہوئے کُلِ زمردیں قالی سے
ہی زیرِ نقابِ نیالگوں شاہدِ طبع مشغولِ کرشمہ منظرِ عالی سے

(۱) اس رباعی کا لطف بڑی طرح جب حاصل ہوگا کہ عربی کے یہ در شعر بھی دھن
میں رہیں *

* رق الرجاء رقت الخمر * فتشابها وتسا دل الامر *

* لست ادري لرقۃ و صفاء * ہی فی کاسہا ام الکاس فیہا *

اخلاق

۹۶

کچھ شی نہیں اشرفِ خدائی ہونا یا رستم غفل آزمائی ہونا
ہو جاتا ہمارے دم سے ہر گھر میں فروغ لازم تھا ہمیں دیاسائی ہونا

۹۷

کیوں ہم بشری جمال پیدا کرتے ؟ کیوں ہم نامی کمال پیدا کرتے ؟
دنیا کے شفا خانے میں ہونے مرہم ہر زخم میں اندمال پیدا کرتے

۹۸

وحشت ہی کہاں جو یہ کسی سے بترکیں غصہ ہی کہاں جو یہ کسی پر کرکیں
بتلاتی ہیں تھیک تھیک منزل کا نشان ہیں جادۂ راستی پہ سیدھی سرکیں

۹۹

خدمت کے ہی در پہ جبہ سائی کرتا ہر راہ میں ہی کارِ روائی کرتا
ہادی ہی عصا بے بصر اندھوں کا اندھا نہیں گرچہ راہ نمائی کرتا

۱۰۰

اس سے کہ کہیں کے شاہ ہوسکتے ہم یا اس سے کہ کچ کلاہ ہو سکتے ہم
بہتر تھا کہ خلق کی ہدایت کے لیے ہر راہ میں شاہ راہ ہو سکتے ہم

۱۰۱

اخلاق میں ہی کمال گنا کرتا ہم میں تو ولی بھی نہیں انفا کرتا
گر کوئی چکھاتا ہی اسے تلخی زخم برعکس یہ مٹھہ اس کا ہی میٹھا کرتا

۱۰۲

کرتی نہیں افسوس زیاں کا راہ گھٹتی نہیں دل میں رنج و غصہ سہ سہ
دکھلاتی ہی انجمن میں عالی ظرفی کرتی ہی جو نقصاں پہ صراحی قہ قہ

۱۰۳

لکھی کہی دل سوزی پہ چولہ میں آری ہی چشمِ خرد میں روشنی اس کی بڑی

بھوکوں کی لگی کوہی بچھانا چو اسے کس شان سے چپ چاپ پہ جلتی ہی پڑی

۱۰۴

کیوں خوں کاہی پیاسا؟ کیوں ہی خوں پر مرتا؟ رہ پیاسوں کے جسمگھٹوں کا دم نو بیڑنا
ہی تیر ترقی میں تغزل کا شکار ہی دل تغزل میں ترقی کرتا

۱۰۵

جس حال میں ہوں طبع میں ہو خوش خوئی جس کام میں ہوں قاب میں ہو یک سوئی
ہوں وقتِ عمل سارے جوارحِ اعضا اوقات کے ضبط میں گھڑی کی سوئی

۱۰۶

اس میں پڑی
ہی سامنے میز پر جو رکھی یہ گھڑی جس دن سے کہ صنعت کی ہی جان
جب کیجے نظر - ہی چل رہی اس کی زباں غافل نہیں اپنے وقت سے ایک گھڑی

۱۰۷

رکھہ دل کو قربں مشربِ صافی سے ہو جائے گی دُور ساری ظلمت جی سے
کھوتے ہیں دلوں کی تیرگی اہلِ صفا روشن ہی یہ خوب لمپ کی چمنی سے

۱۰۸

ہو خیر سے مفسور اگر خیر نگہ رہ صحبتِ اہلِ خیر میں شام و بہ
ملحوظ بصیرت ہو تو عینک کی طرح دے اہلِ صفا کو اپنی آنکھوں پہ جگہ

۱۰۹

خوشِ خوئی یہ بے زباں - مگر ہی خوش گو بے عقل ہی - پر ہی عاقلوں کی خو
از بس کہ حصولِ شی ہی انجامِ تلاش ہی حسبِ اُمولِ فاختہ کی کو کو

۱۱۰

معقول ہی کرتا ہی جو چوں چوں یہ چڑا ہی ہم کو سکھاتا سبقِ چوں و چڑا
جس بیل کی کھوپڑی میں تفتیش نہیں بے چوں و چڑا ہی وہ سزاوارِ چڑا

۱۱۱

سوچو توہی چڑا کی زباں پر چوں چوں گر غور کرو کہتی ہی مُرغی کیوں کیوں
تفتیشِ سبب کا جو نہ لے ان سے سبق بے چوں و چڑا وہ آدمی ہی درں - درں

۱۱۲

سنجیدہ خیال جو ہیں مرخندہ خصال غمات کو سمجھتے ہیں وصال اور نکال
گردش میں ہیں پرگہڑی کی سوئی کی طرح ہر پہر کے ہی اُن کو وقت کا پاس و خیال

۱۱۳

پہلے ہوئے ہر طرف ہیں حکمت کے ورق کیوں کر نہ ہوں روشن اپنی آنکھوں کے طبق
کہتا ہے ”قمر ہی حرکت میں برکت“ ثابت قدمی کا شمس دینا ہی سبق

۱۱۴

لوگوں سے حزم و ہوشیاری کا سبق پھر کُتوں سے لو وفا شعاری کا سبق
آشجار کو بھی ہی بذل و ایثار کا درس دیتی ہے زمین بھی راز داری کا سبق

۱۱۵

میدانِ عمل میں داد حق دیتی ہے بینش کے یہ ہاتھ میں ورق دیتی ہے
مردوں کو - لڑاکے جان - بڑھ جانے کا گہوڑوں کی مسابقت - سبق دیتی ہے

۱۱۶

ہر بزم میں اخلاق کا گُل دستہ ہو ہر رزم میں مہر دم دلِ خستہ ہو
گر صحنِ خیال کی صفائی ہی غرض جہاز کی طرح ابھی کمر بستہ ہو

۱۱۷

معنی خرد پہ ہی خموشی مبنی مسموع نہیں یاں سخنِ لا یعنی
لازم ہی کتاب کی طرح چپ رہنا ہیں جس کے سکوت میں ہزاروں معنی

۱۱۸

رفعت ہی یہ ابر کی سخا کے باعث ہی آب کی آب رو صفا کے باعث
بے فیض نہیں یہاں کسی کی عزت گنگا کا مہاتم ہی عطا کے باعث

۱۱۹

رونق ہی صدف کی یہ گہر بخشی سے آوازہ ہی کانوں کا یہ زر بخشی سے

(۱) نکال عقوبت - عذاب جاں - (۲) یہ قول اظام فینا غوری کے مطابق ہے -

(۳) عظمت - مذہبی تقدس - پرستش طلب بزرگی - ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ ایک
زمانہ ایسا آئے گا جس میں گنگا کا مہاتم آتھ جائے گا یعنی لوگ اُس میں نہائیں گے مگر
کوئی اجر نہ پائیں گے *

بخشش کا سمجھ لو بس اسی سے رتبہ ہی نخل کو رفعت پہنچے ثمر بخشی سے
۱۲۰

بنتا نہیں خوش لقا اگر کر لقا بنتا نہیں حق شناس حق سے حقا
ہر چھوٹے سے ہی وہ جھک کر ملتا ہی زمزم انکسار پر جوسقا
۱۲۱

لے مول تو ای جوان رعنا مینا آجائے گا آپ تجھے کو میں ناکہدا^(۱)
مینا ہی جہاں انانیت کا کیا ذکر ہر شخص کی ہی زباں پہ میں نا۔ میں نا
۱۲۲

دل صورت برف رکھتے ہیں صاحب شرم صورت میں ہی سخت اور معنی ہی وہ نرم
ہی مشرق دل میں مہم بوزب کی ہوا ظاہر میں ہی سرد اور باطن میں ہی گرم
۱۲۳

ہو دینگ نہ شیخی نہ تعلیٰ ہم میں ہر طرح ہو اخلاق کی خوبی ہم میں
ہو کوہ کی طرح اپنی ہمت عالی چشموں کی طرح ہو سیرچشمی ہم میں
۱۲۴

آخلاق کا ہی ساختہ برداختہ وہ دل سوز خلایق کا ہی بے ساختہ وہ
ہی جس کے گلے میں طوق آلفت کا ہوا گلزار وفا میں ہی عجب فاخنتہ وہ
۱۲۵

محنت سے قویٰ کے بھول کھل سکتے ہیں بھل حکمت و تجربت کے مل سکتے ہیں
کوشش کی نظر میں کبھی مشکل کا وجود ہمت ہو اگر پہاڑ ہل سکتے ہیں^(۲)
۱۲۶

خوبی کا ثبوت ہر طرح خوش خود سے گو لاکھ برے خطاب اُسے بد گو دے
گل چین معانی نے کہا ہی کیا خوب ”جو نام گلاب کا رکھو خوش ہو دے“^(۳)

(۱) بہ رباعی نکسی داس سے اس قول سے ماخوذ ہی: — ”مینا نے میں نا کہا لاکھ
تھے بکائے“ (۲) ہل اور بہاڑ میں رباعیت ترجمۃ اللفظ ہی۔ ہل انگریزی میں بہاڑ کو
کہتے ہیں۔ (۳) گل چین معانی سے شیکسپیر مراد ہی۔ چوتھا مصرعہ اُسی نے ایک
مشہور قول کا ترجمہ ہی *

ہی جن میں کمال عقل مندی کی صفت (۱) ہے جن کے خیال میں بلندی کی صفت سن لیتے ہیں جاہلوں سے بھی عقل کی بات رکھتے ہیں جو معقول پسندی کی صفت

مت مورّ سخن سے منہ کہ معقوت ہی وہ (۲) رکھ کان کہ کان کے لیے قوت ہی وہ (۳) گر جوہری دل کو ہی جوہر کی شناخت جو بات پڑی کان میں یا قوت ہی وہ (۴)

ہم تم سے یہ بات کام کی کہتے ہیں سچ جانو کہ بات واقعی کہتے ہیں واقع میں ہی شغل زندگانی کی دلیل مشغول کو نکتہ در بزی کہتے ہیں (۵)

امداد خرد کو دم بہ دم پہنچائیں تکلیف بدن کو بیش و کم پہنچائیں بے کاری کی پھر کبھی مشقت ہی نہ ہو گر کام کی مشق ہم بہم پہنچائیں

اچھوں کی کوئی آن جو صحبت پالو ہی دل کو یقیں اُن کی محبت پالو (۶) کیا اچھی یہ بات ہی کہ صحبت ان کی ہی اچھی ہی گو ہزار دیکھو بھالو

بے شغل ہی کیوں کہ کام میں ہی برکت اعمال کے التزام میں ہی برکت اوقات کی تنگی کی شکایت ہی فُصول اوقات کے انتظام میں ہی برکت

رکھتا ہی یہ محفوظ بلاؤں سے کمال رہتی ہی بہت تنگ حریفوں کی مجال

(۱) بہ فحوالہ الحکمة ضالّة البرمن - حیثا وجدھا فہو حق بہا - (۲) بیزارہی کی بات - جس بات سے خدا ناراض ہو - (۳) مضمون تعبہا اذن رابعہ - (۴) مضمون فیشر عبادی الذین بستمعون القول فیقتبعون احسنہ اولئک الذین ہداهم اللہ واولئک ہم اولو الالباب - (۵) بزی انگریزی زبان میں مشغول کو کہتے ہیں اور فارسی میں امرہی زیستن سے - (۶) اس میں اہل بنگالہ کے مذاق کی رعایت ہے - بھالو بنگالی زبان میں اچھی چیز کو کہتے ہیں - ابھام وہ معنی بھی یہاں درست ہیں اور دوسرا مطلب نور ظاہر ہی ہے *

ہی کشورِ دل میں شہرِ عزت کا حصار کہتے ہیں جسے عظمتِ ذاتی کا خیال

۱۳۴

عقل جو ہیں حزم و ہوشیاری کرتے مطلق نہیں اعتمادِ یاری کرتے
ہوتا نہیں اُن کو بھائیوں بربچی و ترقِ بیٹوں سے بھی ہیں وہ راز داری کرتے

۱۳۵

یہ دارِ خراب گھر ہی مکرو فن کا اصلاً نہیں اعتمادِ مرد و زن کا
ہر شخص سے عقل بدگماں رہتی ہی واقع میں ہی حزم نام سوء الظن کا

۱۳۶

بے کار ہی منطقی کی عقل آرائی بیہودہ ہی شاعر کی سخن پیرائی
دریائے حقیقت میں جو ہیں راست شنا آتی ہی اُنہی کو شیر کی نیرائی

۱۳۷

حق نے جو حواسِ تجہ کو بخشے ہیں یہ پانچ معیار پہ راستی کے ہر ایک کو جانچ
سچی ہی سُنّا اور سچی ہی سُنّا سچی ہی کہا کر کہ نہیں سانچ کو آنچ

۱۳۸

انصاف نہیں کہ تم غریبوں کو ستاؤ ہر اچھے بُرے کو راہِ نیکی کی بتاؤ
کیا خوب ہی دیکھنا۔ یہ اچھوں کا سلوک رکھتے ہیں بُروں سے بھی وہ اچھا برتاؤ

۱۳۹

وہ ترجہی ادبِ ناباکی صورتِ خوش آئی وہ نازِ خوش آئے نہ نزاکتِ خوش آئی
جس اُن کہ چشمِ عقلِ انساں کی گُہلی خوش آئی تو اک چشمِ مروتِ خوش آئی

۱۴۰

ہی کسبِ معاش کا وہی خوب سبق ہر وقت سکھاتا ہی - جو حکمت کا ورق
لکھ لوائے - لیکِ روشنائی کی جگہ ہو چاہیے صرف جاں فشانی کا عرق

۱۴۱

رکھتے ہیں جو حلمِ بردباروں کی طرح کرتے نہیں شورِ آبشاروں کی طرح

(۱) انگریزی میں اس کو سلف رسپکٹ کہتے ہیں - (۲) آئی انگریزی میں انکھ کو کہتے
ہیں - چشمِ مروت کے لحاظ سے اس لفظ کا لطف اہل نظر پر پوشیدہ نہیں *

گر نازِ غضب کبھی بڑک اُٹھتی ہی سرتائے ہیں آگ کو ہساروں کی طرح

۱۴۲

بے چین نہ ہو غموں میں - غم کچھ بھی نہیں دم بھری پہ تیس ہی - الم کچھ دبی نہیں
بائے گا ہر اک دکھ میں بہت کچھ آرام گردل میں پہ ہی سمجھ کہ ہم کچھ دبی نہیں

۱۴۳

سیماب کہ مضطرب ہی افزوں ز قیاس کر شیشے سے قائم اپنی تمکین کی اساس
ہر طرح کے سرد و گرم سے ہی واقف ہی صحتِ جسم و فصل کا نبض شناس

۱۴۴

گر کانِ طبیعت میں ہو سیمابِ مزاج اس پارے کا کر شیشہ تمکین سے علاج
تا ہونہ مزاج و فصل کے جاننے میں تھرمامیٹر و بیررمیٹر کا محتاج

۱۴۵

دولت کے بھروسے پہ نہ ہونا غافل بہتر نہیں اوقات کا کھونا غافل
واقعہ میں ہیں بیدار اُسی شخص کے بخت جس شخص کو کرسکے نہ سونا غافل

۱۴۶

کہتے ہو کہ کر لیں گے ہم اس کام کو کل ایسا نہ ہو کل بھی ہاتھ سے جاے نکل
جس کل سے بنے آج ہی فرصت کر لو کل چاہے چلے یا نہ چلے کام کی کل

(۱) جبھی تو آن حضرت نے حلبم کے غصے سے بڑا مانگی ہی - (۲) ہم ضمیر جمع

متکلم - بہ معنی لو تو مضمون خاصہ صوفیازہ ہی - نفی ما سوی اللہ - اور اگر غم کا مُراد
خیال کرو تو یہی حکمت سے خالی نہیں - قل لیس بحمل ہما - ان ہما لا یدوم -

(۳) یہ رباعی تھرمامیٹر اور بیررمیٹر کی تعریف میں ہی - اس سے ضمناً بہ نصیحت
نکالی ہی کہ انسان کو اپنے طبعی اضطراب کی (جو اذکیا کا خاصہ ہی) ضبط و تمکین سے

تعدیل لازم ہی - (۴) مقیاس الحرارة جس سے حرارت اور برودت دریافت کرلے ہیں -
ملمس کی حرارت بھی اس سے معلوم کی جاتی ہی - (۵) مقیاس الموسم - (۶) خواب

اور زرو ملا جس کی اشرفی ہڈی ہی *

۱۴۷

بے جا ہی سُوالِ مذہب و مشرب کا ہی قافلے کا قافلہ کُذبا رب کا
یاں درجہ بہ درجہ سب ہیں شایانِ سلوک مطلب ہی یہہ الاقرب فالاقرب کا

۱۴۸

اُلفت کے پیام لانے والے اخلاق ہر شخص کے دل کو بھانے والے اخلاق
ای خالقِ کُل عطا کر از راہِ کرم کُل خلق کا دل بھانے والے اخلاق

۱۴۹

شائع ہیں جو لوگوں میں یہہ اخلاقِ ذلیل کی ہم نے ہر اک کی کیمیائی تحلیل
بے حصر بہرے ہیں مکرو فن کے اجزا عیاری عمرو کی ہی گویا زنبیل

۱۵۰

اخلاق کے رُوسے ہم ہیں اس درجہ ذلیل گر کوئی کرے بیٹھہ کے ان کی تحلیل
ہر خلق میں بائے گا وہ فحیمۃ عیب ہی سوءِ تنفسِ شرف اس کی دلیل

۱۵۱

چل بسنے سے عقل کے طبیعت ہوئی راند سرکش ہوا نفس سرکش اس راند کا ساند
اوقات ہی اس کی فحش اور پھکڑ بر ہی انجمن دروں میں یہہ سبزہ بھاند

۱۵۲

لازم نہیں اس دولت فانی پہ دماغ کر شکر جو حائل ہی ترے دل کو فراغ
مت تیغِ زناں سے کر دلوں کو گھائل (۳) بھر جانے پہ زخم کے بھی رہ جاتا ہی داغ

۱۵۳

کچ عقل جو ہیں حزم کے ہیں لاگو وہ چوگان مصائب کے ہیں گویا گو وہ
کرتے نہیں حفظِ ما تقدم اصلاً جھک ماریں گے - کھائیں گے بہت سا گو وہ (۴)

۱۵۴

کم ظرف نے دالی ہی تعلی کی طرح منصوبے ہیں لاکھوں شیخ چلی کی طرح

(۱) الخلق عیال اللہ - (۲) فحیمہ عربی میں ترجمہ ہی کاربن کا - اس کا خاصہ یہہ ہی

کہ سوءِ تنفس پیدا کرتا ہی - (۳) بہ قول حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہی - للہ درۃ -

(۴) ایک غذائے درائی جو دائرہ عموماً مریضوں کو بتاتے ہیں - لیکن سا کو بہت کے

ساتھہ لیجیے نور لطیف ظرافت بھی ہی *

دو چارهي هيس گرچه گره ميں بيسه هروقت هي نوش روه املې كي طرح
۱۵۵

هرچند كوزون هي بهر هيس كيسه (۱) منجوس تهې دست هيس كنجوسي س
هرآن هي وقت خيږ نكلا جاتا كوزي هي مگر كهان نكلتي جي س ؟
۱۵۶

ليتا تها جو بحر ميں تعلې كي بخار جهكي تهې نصيب رعد كي - برق كي مار
هي اشك كي جالگي هوئي منبه كي جهزي روتا هي مهينون س پړا زار و قطار
۱۵۷

هرعيب س هي گرچه خوش آمد معيوب بالطبع هي پر طبع بشر كو مرغوب
قاصد كے ليے هي يه مقاصد كا حصول طالب كے ليے هي يه وصول المطلوب
۱۵۸

كيون كرنه هو كشر خوش آمد زر خيز ؟ زر خيز زمين هي آسمان هي زر ريز
وه لوگ بهي هيس كبهي كبهي اس كے اسير هي جن كو بهت بهت خوش آمد س گربز
۱۵۹

شهباز خرد ميں هي دهر ا كيا شهباز ؟ بے سود هي صيد زر ميں اس كي پرواز
هو پنجه اقبال ميں دولت كا هما (۲) مل دو كسي آلو كو اگر روغن قاز
۱۶۰

مگر ديجه خوش آمد كا سخن كو پرداز دشمن بهي كره حسن رعايت آغاز
دي يون نهين پاني نے آسے سر په جگه كثر س ملا هي تيل ے روغن قاز
۱۶۱

في الاصل جو فرض منصبي اصلي هي اصلاح وه اپنے نفس خود بيس كي هي
كس طرح وه ديو نفس پر غالب آسے (۳) ديوتي جسے ديوني نظر آتي هي
۱۶۲

كاهل كو حصول كيميا هو كيون كره ؟ غافل په نگاه اوليا هو كيون كره ؟

(۱) عام بول چال ميں بخیلوں کو اسی لقب سے یاد کرتے ہیں - (۲) روغن قاز ملنا

اصطلاح اهل فارس ميں خوش آمد كا مرادف هي - (۳) ديوتي فرض منصبي - ديوني اور
ديوتي ميں به ظاهراً نظر كتابت چندان فرق نهين *

توشش کا اگر بھی میسر تعویذ بتلاو تمہی زب بد شر نیوں کر؟

۱۴۳

روشنی ہی اسی میں غول صحرا کا چراغ سرسبز اسی میں ہی بوستان کا باغ
آباد اسی میں ہی ہزاروں آسببِ اُعجوبہ ہی زرد اعتقادوں کا سہاؤ

۱۴۴

تم سن ہو کہ سن رسیدہ - بیٹا ہو کہ کور ذی علم کہ ہے علم - قوی یا زور
ہر دل میں ہی کچھ نہ کچھ تحکم کی ہر سر میں ہی کچھ نہ کچھ حکومت کا شور

۱۴۵

چلتی ہی زباں کی تیغ ہر ایوان میں جوہر ہی بہہ چمکا ہوا ہر انس میں
پر مرد کے کھلنے ہیں اُسی دم جوہر جب جان بر آن بنی ہی میداں میں

۱۴۶

ہر دل میں جہلؔ ہی تصنیف کا شوق ہر سر میں ہی طبعاً اختراعات کا ذوق
ہر نطق پہ جاری ہیں مضامینِ جدید اس باب میں مفقود نہیں غالب و ذوق

۱۴۷

جاری کوئی درس و مدرسہ ہی کرنا اصلاحِ آدم کا دم ہی کوئی بھرتا
فرزند کی خاطر ہی کوئی وقفِ دعا ہر شخص بقائے نام بر ہی مروتا

تعلیم

۱۴۸

گر چاہے کہ دل سے دور ہو جہل کا میل کہو شمعِ مطالعہ سے تاریکی لیل
جنگل سے گزر دشت میں بھر کوہ کو بھاند ہو علم کے فلزم کے لیے شوق کا سیل

۱۴۹

شیخی کا چار نہ ہی مشیخت کا رواج مفقود ہی سکّہ سبادت کا رواج
اس عہد میں ہی پہ چہرہ شاہی سکّہ کیوں کر نہ ہو نقدِ قابلیت کا رواج

(۱) یہاں بھی اہلِ بنگالہ کے مذاق کی رعایت ہی - ہر ان بنگالیوں کے روز مرے میں

ہمارے کہ کہتا ہوں، بس جان اور پرانہ میں ترجمۃ اللفظ کا لطف پیدا ہوا *

رکھتے ہیں جو یاں ذہن و ذکا جن کی طرح ہی دل سے پسند عقل کو جن کی طرح
بہر بہر کے ہنر کی گازیوں میں دولت لے جائیں گے کہینچ کر وہ انجن کی طرح

آنکھوں پہ ہی جن کی عنیک عینِ علوم اعیان وجود میں وہ ہیں عینِ علوم
ہیں چشمِ پدر میں قرۃ العین بدر ہیں عینِ خرد میں قرۃ العین علوم

نافع نہیں اس دور میں علم اب وجد ہر در پہ لگا ہوا ہے قُفْلِ اِجْد
دولت کی تلاش ہی تو کر علم حصول کوشش سے نہ جی ہار کہ من جد وجد (۱)

جس دم کہ ہی تربیت کا فیض ہوتا نادان بھی ہی ہوش مند دُور ہوتا
وہ چیز ہی تربیت کہ کچھ مدت میں اک قطرۂ ناچیز ہی انسان ہوتا

مردانہ ہیں معرکوں میں پڑھنے والے زینوں پہ ترقی کے ہیں چڑھنے والے
پاتے ہیں تمام قابلوں کی صحبت دُنیا میں جو ہیں کتاب پڑھنے والے

ہی جلد کتاب مردِ زیر کی طرح دانش جسے جزر غیر منفک کی طرح (۲)
گم عینک غور ہم لگا کر دیکھیں کاغذ نظر افروز ہی عینک کی طرح

اخبار کی ناو پر جو پار اُتریں گے بے ہوش چڑھیں گے ہوشیار اُتریں گے
پارگے ہر اک علم میں مشق اُن کی چڑھی ہر فن میں وہ کامل العیار اُتریں گے

کالج جو علوم کی طلب میں جائیں تہذیبِ کلام کو کلب میں جائیں
مُشکل سے ہوصاف گرچہ آئینۂ دل آسان رہ قلب سے حلب میں جائیں (۳)

(۱) جویندہ باہدہ - (۲) ایسا جز کہ جدا نہ ہو سکے - جز میں بہ لحاظ کتاب لطیف
اہام بھی ہی - (۳) اس کے دو معنی ہیں دل کی راہ اور مشکل راہ - اور یہاں دونوں
معنی مفید ہیں *

یہ جہل کم از لقوہ و فالج تو نہیں بقراط سے کم اس کا مُعالجہ تو نہیں
 امراض دماغی کا شفاخانہ ہی تہذیب کے رُمنے میں یہ کالج تو نہیں

چُننا ہی کلب میں علم کی میز ہُنر ہو بہرک تلاش کی نہ کیوں زور پر
 کس اُطف سے دنوں وقت اُڑاتا ہی ہر ایک اخباروں کی حاضری کتابوں کا دُور

ورزش کی سبھا میں جب نسیم سکری لائے گی دیارِ عیش سے خوش خبری
 روزانہ لگا کے حسنِ صحت کے پر ناچے گی پرستان میں ریاضت کے بری

بشاش ہو قلب - مُنذرح سینہ ہو ہر عضو میں عافیت کا گنجینہ ہو
 ہر صبح کو اُنہ رہے پیشِ نظر تا صورتِ حالِ صحت اُکینہ ہو

تحقیق کے پہول پر یہ دیتے جی ہیں ہو گلبُنِ عقل جس جگہ راضی ہیں
 کرتے ہیں یہ شہدِ علم حاصل شب و روز معقول پسند شہد کی مکھی ہیں

تعلیم کی میزوں میں ہیں تلتے جاتے ہیں جو ہر طبع روز کھلتے جاتے
 ہی عقل کی بزمِ عالموں سے روشن خود گرچہ ہیں مثلِ شمع کھلتے جاتے

جب وضعِ کتاب خانہ سینوں میں نہیں جوہر ہی مکان میں مکینوں میں نہیں
 پہنچی ہی ہمیں سینہ بہ سینہ یہ بات جو بات ہی سینوں میں سفینوں میں نہیں

عالم ہی کتاب خانہ ربّانی ہر ایک کتاب ہی یہاں لائانی
 ہیں سائر انواعِ حواشی و شُروح اور متنِ متیس صحیفہ انسانی

اس دیر میں ہیں اگر ترے جمع حواس بچھ جائے گی باتوں باتوں میں عقل کی پیاس

ہی ان مضمون کی دھونی کوثر کی زبان ہر بات ہی ان نگوں کی شہوت کا کلاس

۱۸۷

فردوسی ہر اک کہندہ ہی پہنے جامہ ہر بیت کے مآذہ میں ہی طوسی خامہ
ہر برگ ہی شاہ نامے کا سبز وزن ہر اینٹ ہی جلدِ سرخِ عبرت نامہ

۱۸۸

ہودے ہیں ہمارے ہم نشینی کرتے اشجار ہں نکتہ آفرینی کرنے
دنیا ہی کتاب خانہ عالم ہی کتاب گری ہی یہیں کداب بینی کرتے

۱۸۹

کب کہتے ہیں ہم کہ سیم و زر ہم کو ملے یا زیور الماس و کھر ہم کو ملے ؟
ہو ہم کو کمال در بغل علم نصیب تہذیب در آستیں ہر ہم کو ملیے

۱۹۰

زر رکھتے ہیں کچھ نہ مال ہم رکھتے ہیں پاس اپنے نہ کچھ جمال ہم رکھتے ہیں
بتلاؤ ہی اس کمال میں نقصان کیا نقصان میں اگر کمال ہم رکھتے ہیں ؟

۱۹۱

کچھ شک نہیں عقل ہی جہول اور ظلم ہی علم سے عقل کی جہالت معلوم
شہبازِ نظر کو ہی تعائبِ شب و روز پتھر میں نہیں ہنوز گنجشکِ علوم

۱۹۲

طالبِ کبھی اپنا وقت کھوتا ہی نہیں غافلِ کبھی تحصیل سے ہوتا ہی نہیں
آرام کہاں لگا طلب کا جب روگ ہی جس کو پہہ دردِ سروہ سونادی نہیں

۱۹۳

لکھنے میں نذر - نہ بولنے میں بے باک کیوں کر ہو وہ منشی و مقرر چالاک ؟
بالفرض اگر ہو میرِ مچھلی بھی کوئی غوطوں سے ذرا تو ہو چکا وہ تبراک

۱۹۴

پنجابیوں سے کہہ دو کہ سیکھیں آکر بنگالے کی مینا سے زبان کی تقلید
مٹی نہ کرے اس کی فصاحت کی کلید مٹی نہ کرے اس کی فصاحت کی کلید

ہی دولتِ قومی کو تجارت سے فروغ اور اُس نوعِ نبات و زراعت سے فروغ
ہر کام میں ہی مذہب دانش کی بہار ہو بیٹے میں ہی فنونِ حکمت سے فروغ

خامہ نہ ہی خوش نگار باغ۔ وہ کی طرح ہر وقت ہی ہوشیار زاہد کی طرح
اس کے دل پر داغ میں نالے ہیں ہرے نالوں میں بیڑا ہی دردِ داغوں کی طرح

واقع نہیں گو نفس میں خلقت کا بگاڑ ہی شہرِ دل آباد - ہو بستی کہ آجاز
تعلیمِ خفیف بچی ہی اعلیٰ تعلیم سچ ہی وہ منزل کہ نیک اوجہل ہی بہار

ہی جس کی سرشت میں سفاہت کا میل لے جاے بہا کے گرچہ تعلیم کا سیل
اور کھائے پڑا اگرچہ برسوں غوطے نکلے گا تو ہوگا بہر وہی بیل کا بیل

ہر چند دنی کو علم حاصل ہوگا ہر بہر کے دعات پہ وہ مائل ہوگا
آسلاف کے آگے نہ جھکے گا وہ سر مُستَکِل سے خدا کا بھی وہ قائل ہوگا

جس علم سے اچھوں کی ہو خوبی ظاہر ہو اُس سے رذیلوں کی بُرائی ظاہر
ہی دخلِ عظیم علم میں طینت کو میووں میں ہی تاثیرِ زمیں کی ظاہر

تمدن

(۱) ہی طبعِ بشر میں عشق ہی وہ قوتِ مستہزہ ہیں جس سے مدنی الطینۃ

(۱) یہاں عشق سے وہ عام جاذبۃِ اَلْفِت مراد ہی حو افرادِ بشر کو گھروں - گانوں - فصیوں -

شہروں اور دوسری آبادیوں میں مجتمع - اور ہر درانے اور آبادی میں ایک دوسرے کی ہم

دردی اور اعانت پر مجبور کرنا ہی *

(۱) بے اس کے خراب ہوں تمدن کے امور الحق کہ ہو باطل اجتماعي هيئت

۲۰۲

ہی عشق سے دفع ضار و جذب المرغوب ہی عشق سے رفع غم - حُصول المطلوب
پر شرط ہی یہ ہو عشق پر غالب عقل غالب ہو فساد عقل ہو گر مغلوب

۲۰۳

اس عشق سے ظاہر ہی الہی حکمت اس عشق میں مضمحل ہیں رموزِ رحمت
ہی۔ موجبِ جلب نفع و رفعِ زحمت واجب ہی بہ قدر واجب اس کی حرمت

۲۰۴

گر حوصلہ عاشقی کا انسان کرے معشوق پہ بے عذر فدا جان کرے
صادق نہیں عاشقِ وطن کا دعویٰ جب تک نہ ہزار جان قربان کرے

۲۰۵

ہی قوم کا عشق نیک خوئی کی دلیل عاداتِ تمدن کی نکوئی کی دلیل
ہی اپنے وطن کا پان کا سا نقشہ عشق اس کا ہی صاف سُرخ روئی کی دلیل

۲۰۶

(۳) ہی بحرِ محبت میں یہ افتادِ بشر امواج کے چو گرد بندھے ہیں چکر
نزدیک میں حسبِ قُرب ہی موج کا زور ہی دُور میں حسبِ بُعد کم زور اثر

۲۰۷

آخلاق کے عنصر ہوں اگر اصلِ مزاج جو قوم ہو - ہو کبھی نہ محتاجِ علاج
ہو اُس سے ہمیشہ خرقِ عادت کا ظہور حاصل ہو اُسے عمرِ ابد کی معراج

۲۰۸

آخلاق کا اعتدال ہی صحتِ قوم صحت ہی بذاتِ ہمت و جرأتِ قوم
ہی ہمت و جرأت کا تقاضا ثروت ثروت ہی عمادِ غرّت و وقعتِ قوم

(۱) تمدن میں سیاست اور معاشرت اور تمام معاملات داخل ہیں۔ (۲) اپنا وطن

ہندوستان ہی اور بہ ایک مشہور بات ہی کہ نقشوں میں وہ پان کی شکل نظر آتا

ہی۔ (۳) بہ شاعرِ مشہور پوپ کے ایک قولِ مقبول کا ترجمہ ہی جس کی لطافتِ تشبیہ

ظاہر ہی *

مقرون جب اتفاق سے ہو ہر بات ممکن ہی کہ اقوام میں حاصل ہوتا ہے
ہر ملک میں افراد ہیں شکلِ اعضا ہر قوم میں اتفاق ہی روح حیات

ایرانی فصاحت اور حجازی غیرت یونانی بلاغت اور رومی حکمت
ترکانہ جلالت اور چینی صنعت جس قوم میں عام ہو - ہی قومی غرّت

ہیں صاف دروں جو سربر آوردہ عہد کرتے ہیں وہ کارِ خبر میں کوشش و جہد
ہستی کے وہ ہر پھول سے ہیں فیض ربا باتوں میں بھرا ہی اُن کی اخلاق کا شہد

ہی یہ جو ہزار طاق کا قصر بلند جس پر کہ ہی نہ رواق کا قصر بلند
آئی ہی ہر اک سنگ سے اس کے آواز یارو یہ ہی اتفاق کا قصر بلند

گو پانو رواں ہوں یا کرے سرحرکت مقرون بہ اتفاق ہو ہر حرکت
شایستہ اُمم میں ہی تخالف بھی وفاق ہی اُن کی محیط دائرہ پر حرکت^(۱)

مرغوب ہو گرم کو عمومی شاباش ہر طرح کو دولت دنیا کی تلاش
ہیں قوم میں مدعی ولایت کے بہت افسوس! نہیں ولایتی عقلِ معاش

زرکش ہو زراندوز ہو زریز بھی ہو حق گو ہو جفاکش ہو سحر خیز بھی ہو
ذی علم ہو با خبر ہو بس تیز بھی ہو یہ کس نے کہا کہ تاجر انگریز بھی ہو؟

(۱) محیطِ دائرہ پر اگر ایک مقام سے دو آدمی مخالف جہت میں حرکت کریں تو جلتے
جلتے بھر وہ موافق جہت میں حرکت کرنے لگیں گے اور ابتدا میں اگرچہ دور ہوئے جانے
ہوں مگر بھر قریب ہونے لگیں گے - بس اس مثال میں مخالفت میں موافقت ہی اور
بعد میں قرب *

نمذنی معاملہ کا دینا سیکھو ندیر دی 'نل' اے کام لینا سیکھو
مذنی میں تجارت کی جو چاہو شہرت جی کول کے، اشدھار دنیا سیکھو

اب کیوں ہو کساد سے تجارت کو باک؟ ہی سارے مساد سے نظام اس کا باک
چکر میں ہی بیوہار کا ہر جوش لہو ہی گردش خوں نمذنی جسم میں داک

وہ داک کے سر بہ مہر آرت تہیل مضبوط - سبک - وسیع - دو کپہہ میلہ
غم - حوصلہ - شوق - امید - ذر - شکر - گاہ تہیلوں کو جو کھول دیں تو گہر کپہہ پیلہ

پیلی ہوئی ہر روش میں ہی علم کی بیل گزار تجارت میں بھی ہی علم کا کھیل
بھجواتا ہی علم کہتا تار بہ نرخ کھنچواتی ہی مال جراثقال سے ریل

کیا خوب طلسم سلطنت کی ہی بہار انواع مضامین سے ہیں صفحہ گزار
دل کش ہی فصول داستان کی تقسیم بستان خیال ہیں یہہ یومی اخبار

بہرتے ہیں نہنگ کو لے اور پانی سے پیت ہی سیکڑوں ہی گزان کے پیٹوں کی لپیت
کیوں مٹہہ سے نہ سات آسمان پہلاؤں جب پیت سے لیں سات سمندر کو لپیت

پہلا ہوا بارود کا پُر سوز دھواں گونجا ہوا توپوں کی گرج سے میدان
تھرائی ہوئی فیر کے صدمے سے زمیں بھونچال کا بارا ہی - یہہ پکار کہاں؟

تقلید کو کیا ضرور تقلید عیوب کیوں کرتے ہو ہر فعل سے تائید عیوب
انگریزوں میں آخر ہیں محاسن بھی بہت ہی موجب ریشخند تقلید عیوب

(۱) نہنگ سے یہاں استعیر یعنی دُخانی جہاز مراد ہیں - (۲) محاسن اور ریشخند میں

ادب اور موجب میں ضمن اللفظ کی مویشا فیاں ہیں *

۲۲۴

ہیں مُلکِ فرنگ میں جو با استعداد دینے ہیں بیاں سے قابلیت، نپ داد
لیتے ہیں لسان سے سناں کا وہ کام کرتے ہیں فلم سے فتحِ اقلیم مُراد

۲۲۵

تصنیف سے اپنی گنجِ گوہر ہی کوئی تالیف سے اپنی مخزنِ زر ہی کوئی
ہی دفترِ تصنیف کہ کانِ اکسیر ؟ ہی نوکِ قام کہ کیمیاگر ہی کوئی ؟

۲۲۶

لکھنے میں سوانح کے امیں ہیں انگریز ہر حال میں اپنے نکتہ چاہی ہیں انگریز
اُعمال ہیں اپنے ذرّہ ذرّہ لکھتے آپ اپنے کرامِ کاتبی ہیں انگریز

۲۲۷

یورپ کی ولایت میں ہیں جتنے مشغول کھاتے ہیں ہوا وہ روز حسبِ معمول
کر دیتا ہی باغِ عامہ اُن کو ہوا ہوتے ہیں وہ جب و فورِ محنت سے ملول

۲۲۸

ہر چند ہیں انگریز وطن پر مرتے لیکن نہیں کچھ سیر و سفر سے دُرتے
پہرچل کے ہیں زر سے جیب و دامن بھرتے نام اپنی ولایت کا ہیں روشن کرتے

۲۲۹

زرکش ہو زر اندوز ہو زریز بھی ہو حق گو ہو جفاکش ہو سحر خیز بھی ہو
ذی علم ہو باخبر ہو گو تیز بھی ہو تاجر رہی پوزا ہی جو انگریز بھی ہو

۲۳۰

کیوں کر نہ ہو مرکزِ توجّہ اخبار ؟ کیوں کر نہ ہو اخبار تمدن کا مدار ؟
کنڈے ہیں ولایت میں اڈیٹر و زرا کنڈے ہیں مُسنیر اور سُفرا نامہ نگار

۲۳۱

صنعت کہ ہیں جس میں اہل یورپ اُستاد ہی اس سے عجیب کیمیا کی ایجاد
چاندی کی ہی کیا اصل ؟ نہیں لطفِ سونے سے ہو جوہر میں زیادہ فولاد

چمکتی بیبی کوئی اصل ہی۔ لیک ہنر اس خام کے حق میں بیبی ہی اسیر اثر چاندی نہ ہو کیوں اس کی نظر میں ہلکی؟ مہراں خرد میں جب ہو ہم پلہ زر

جو کرتے ہیں دشتِ نیچریت میں چرا جب کرتے ہیں بحرِ خلق میں چون و چرا میہوں کو بتاتے ہیں کبھی اپنا بزرگ آشبار سے ہیں کبھی ملاتے شجر

یہہ طبع پرست جرکہ نہیں حرص پرست حیوان کی طرح ہیں حوصلے ان کے بست کوثر انہیں بار - بار (۱) میدہی (۲) حوریں اس درجہ ہیں یہہ شرابِ غفلت سے مست

ہی جینے کا۔ کہتے ہیں۔ مزہ تالپ گور بندھتا نہیں زخمِ جاں کا کوپا انگور ہیں عقل پرست روپہ کوتہ دست انگورِ جاناں ہیں ان کو کہتے انگور

شکوک

یاں سالک و مچذب کا یکساں ہی سارک مذہب کی طرف سے کل دلوں میں ہیں بوئل کی ہی پاس اور ہوئل کی ہی بھرک حق یہہ ہی کہ الذاس علی دین ملوک

انگریزوں سے جو معاشرت کرتے ہیں منتسوح درِ مذاکحت کرتے ہیں رکیتے نہیں کچھہ موانلت سے برہیز مشروب میں بھی مشارکت کرتے ہیں

مصلح ہیں جو ہم میں فردِ کامل کی طرح ہی اُن کی زبان سے الگ دل کی طرح ہیں گرچہ زبان پہ چکنی چکنی باتیں دل میں ہی بھوی سیاہی پنسل کی طرح

آنکھوں پہ رہے شب کو پڑا بردہ نوم اور پیت کے دھندوں میں گئے اکثر یوم پھر بیسیوں عورتوں سے دل ہو اٹکا اس مَرغ کی بیبی زبان پہ ہو حُب القوم

(۱) شراب کی ولایتی دکان - (۲) وہ عورتیں جو دکانوں پر ولایتی انداز سے شراب بیچتی ہیں - (۳) حُب القوم اُس آواز سے بہت قریب ہی جو مَرغ کے منہ سے بانگ دیتا وقت نکلتی ہی *

غیرت میں - کیا ست میں - شجاعت میں ہوفرد
ہمت میں - مروت میں - عبادت میں ہو
لالچ سے - مشیخت سے - تعالیٰ سے ہو دور اتنا ہو کوئی تو قوم کا ہو ہم درد
۲۴۱

اس رُقع میں کیا شانِ حکومت کی ہی سیر ہو جاتی ہی ڈرے کتنوں کی حالت غیر
ہر شر سے بچانا ہی یہ ہنگامِ سفر کیوں کر نہ مٹائیں کُرت بتلوں کی خیر؟
۲۴۲

مصلح کی ہر ایک مصلحت ہی اک جہوت مفسدہ کی ہر ایک مشورت ہی اک پُتوت
تنتنا ہی غرورِ کُرت و بتلوں میں غضب مہمیزِ سندِ ناز ہی جنگی بُوت
۲۴۳

گھر والوں کو مشکل ہو جسے خوش کرنا خوش جس سے نہ ہوں شہر کے بیروں برنا
جس سے کہ نہ ہمسائے ہوں دم بہرِ راضی کیا جائے وہ دم عشقِ وطن کا بیرونا
۲۴۴

کر دیتی ہی لوحِ دل کو کالا تعلیم رکھتی ہی اتر ہم پہ نرالا تعلیم
ادبار کے باءِ ہی ترقی معکوس آفل کو ایہ جاتی ہی اعلیٰ تعلیم
۲۴۵

ادبار میں تدبیر کی چلتی ہی نہیں ثروت کی کوئی ٹنکل نکلتی ہی نہیں
ہی کاسہ تقدیر میں دولت کی دال تدبیر کی اُس میں دال گلتی ہی نہیں
۲۴۶

جاتے ہیں جدھر اُسی طرف تکرّ ہی ادبار میں عافیت و فو چکر ہی
پڑتا نہیں مُنہ میں ایک دانہ اُڑ کر چکی کی طرح گرچہ سدا چکر ہی
۲۴۷

ہی چرخِ فُتوں پہ مہر ساں جن کو سلوک ہیں گردشِ افلاک سے اتر مغلوک
خورشید بھی ہی اس کی شہادت دیتا (۱) روشن ہی یہ مضمون کہ للشمس دلوک
۲۴۸

اس دور میں کالوں کو نرالے غم ہیں کالوں کی طرح ڈرانے والے غم ہیں

ہی ہند کے نام کی رعایت شاید گہیرت ہوئے ہم کو کالے کالے ہم ہیں
۲۴۹

ہم عہدوں پہ سلطنت کے ماحور نہیں پھر ہم میں مقابلے کا مقدور نہیں
ہی اب تو کچھ اختیار سے باہر بات مجبور ہیں ہم - اگرچہ مجبور نہیں
۲۵۰

بازار تجارت میں ہیں دلال سے ہم میدانِ زراعت میں ہیں پامال سے ہم
صنعت پہ ہی آج کل کلوں کا قبضہ حکمت کے دیار میں ہیں کنال سے ہم
۲۵۱

رکتی نہیں یہ نقشِ تجارت کا اثر بھیلاتی نہیں ٹلک میں اخبار و سیر
ہم میں اسے بس مرض و مرگ سے بحث آفت کی خبر ہی تار برقی کی خبر
۲۵۲

رکتا ہی عجیب کشورِ ہند آفاق چٹائی سبھی جا ہی ظلمتِ شامِ نفاق
دھقانی و شہری ہیں سبھی وقفِ خلاف ہر چند ہی مُنتَضی تمدن کا رفاق
۲۵۳

بے فیض ہیں برہمن - مُعاند چھتری ظالم ہیں یہ راجپوت - اظلم کھتری
پاتے ہیں غریب اس کے سایے میں پناہ ہی ان سے ہزار درجہ بہتر چھتری
۲۵۴

اسلام کی قوم پر مَرَض ہی طاری ہر عضو پہ ہی حُکمِ مرض کا جاری
ہیں پاس کھڑے سارے اطباءِ مایوس کھولے ہوئے یاسین ہیں سرہانے قاری
۲۵۵

بحرِاں میں ہی گرچہ اُمّتِ مُصطفوی بر شکر کی جا ہی کہ طبیعت ہی قوی
غالب ہی کہ ہو جائے گا مغلوبِ مرض ہو جائے گی (۱) اصلاحِ شیونِ حیوی
۲۵۶

لوگوں کے خیالات میں ہی کیوں یہ جمود؟ کیا پیش نہیں مسئلہ نام و نمود؟
آئیں یہ نکل زاویۂ عزلت سے قائم یہ کریں ہمتِ عالی کا عمود

جنگلی بیبی ہیں، بذاتے کشمیری کی طرح چپائے دیں یہہ ہر جگہہ کچہری کی طرح
مستول پہ ہمت کے - جہان ہو طوفان چڑھہ جاتے ہیں کم بخت گلہری کی طرح

پڑھہ لکھہ کے مہذب ہیں جو بانو بنتے ہیں علم سے سر بسر وہ قابو بنتے
راہوں میں طلب کی دور کر صورت سیل کوشش کے چمن میں ہیں چکلو بنتے

آعیانِ بنی عیش کہ ہیں عینِ عیوب ہی ایک انہیں عینِ عیش اور عینِ عیوب
ظاہر میں ہیں گرچہ قرۃ العینِ پدر معنیٰ ہیں ولیک قرۃ العینِ عیوب

مشتاق ہیں خرب عشق کے کھیل میں ہم آستاد ہیں عشق بازوں کے میل میں ہم
تا عیش کے آگ بوت پر پال آرائیں ہیں گرم رحیل حرص کی ریل میں ہم

احباب جو ہیں یہہ لولیوں سے مصروف ہیں ظرفِ رذالت کے وہ گویا مظروف
مجہول نہ کیوں ہوں چھوڑ کر اہل و عیال کرتے ہی نہیں معاشرت بالمعروف

ہی بگڑی ہوئی بہت شریفوں کی طرح پیش آتے ہیں یا روں سے حریفوں کی طرح
ظاہر میں کرہی گرچہ وہ شیریں سُخنی باطن میں سیاہ ہیں شریفوں کی طرح

کس برتے پہ نواب ہو مشہور جہاں ؟ کنکوا بتییر اور کیوٹر وہ کہاں ؟
جانے دو نہیں پاس گرافیں کی سند دکھلاو لبِ جام پہ مینا کا دھان

(۱) آسیبِ جہالت کہ شریفوں میں ہی عام بگڑی ہوئی ہی شکل بھی اس سے تمام
کم رکھتے شگـون و فال سے گرسوکار اس باغِ جہاں میں یوں نہ ہوتے بد نام

(۱) اس رباعی کی تہنی میں سیب - شریفہ - آم - بہی - کمرکھہ - فالسہ چھہ پھل مذاق

سایم ے لیے لگے ہیں *

۲۶۵

وقت کی ہی جا جو ہی حکومت ان کو بتلائیں اظہار کوئی صورت ان کو
اسراف کے ہاتھوں ہیں یہ خوش حال تباہ افساس کی بے شک ہی ضرورت ان کو

۲۶۶

میراث کی فکر میں نہیں جس کو قرار لازم ہی کہ کڑکسوں میں ہو اُس کا شمار
مرنے سے کسی کے اُس کو کیا ہو عبرت ؟ مُردوں بہ ہو جس کے عیش کا دار و مدار

۲۶۷

دولت ہی سزاوارِ ملامت گوا اقبال نہیں وجہ سلامت گویا
ایماں سے ہیں بے نصیب اکثر اُمرا افلاس ہی ایماں کی علامت گویا

۲۶۸

اسلام میں دولت ہی ملامت گویا ایماں غنی نہیں سلامت گویا
مُفلس ہی کو کچھ دولت ایماں ہی نصیب افلاس ہی ایماں کی علامت گویا

۲۶۹

دولت نہیں جب تک یہ زبرِ رہتے ہیں محرابِ دعا میں سرنکوں رہتے ہیں
آجاتی ہی جس وقت گھرانے کے دولت پھر کیا ہی یہ سرگرم جنوں رہتے ہیں

۲۷۰

غفلت کے نشے میں کوئی سونا دیکھ پل مارتے میں تباہ ہونا دیکھ
غافل اُمرا کی ہی یہ دولت کی مثال جس طرح کوئی خواب میں سونا دیکھ

۲۷۱

کامل وہ جو تھے غہدِ دوانیقی (۱) میں اوقلیدس و جبر و اریٹماطیقی (۲) میں
اُستاد ہیں اب ریاضی اُلفت کے مشاق ہیں عاشقی کی موسیقی (۳) میں

۲۷۲

میدانِ ترقی میں ہیں آگے اُمرا طی کر چکے ہیں تمام زینے اُمرا

(۱) منصورِ دوانیقی خاندانِ عباسیہ کا دوسرا خلیفہ جس کے عہد میں مسلمانوں میں
ریاضی کے بڑے بڑے کاملین موجود تھے - (۲) فنِ حساب - (۳) موسیقی بھی ریاضی کا
ایک شعبہ ہی اور اب ہماری ریاضی دانی بہت کچھ اسی پر موقوف ہی *

عشرت کے فنوں میں سب کے سب ہمیں کامل ہیں کس یونیورسٹی کے ام اے امرا؟

۲۷۳

ہیں شہروں میں مُشْتَدِر جو یہ نیم حکیم اخلاق کے رُو سے ان کی حالت ہی سقیم
ہی یاں کوئی عیاش رئیس الاعضا سنڈ ہیں اُسی کے ہیں یہ عیارِ ندیم

۲۷۴

جب داغِ کلف ہی مُنہ کی رونق کہوتا اور قلبِ حُزں ہی اپنا دُکھ روتا
امروہ کے شیخِ سدو کی صورت میں قصبہ پہ بڑھاپا ہی مُسَاط ہوتا

۲۷۵

لہ لے کے کبھی یہ بے دھڑک اُتھے ہیں بجلی کی طرح کبھی کڑک اُتے ہیں
آفت ہیں یہ قُلِ اعوذِ یے مُلا لے بارود نہیں مگر بھڑک اُتے ہیں

۲۷۶

اِسَنجے میں جو لوگ غلو کرتے ہیں دھیلوں پہ جو سخت گنت گو کرتے ہیں
پیشاب کو جو لوگ بتاتے ہیں نجس پیشاب سے لوتے کے وضو کرتے ہیں

۲۷۷

شیخی کی وہ لیں - ضرور لیں - بے شک لیں مسجد نہیں قصرِ خلد میں کوشک لیں
معنی کُلو کی ہی یہ ساری تفسیر شکلیں ہیں یہ جتنی اہل کی ہیں شکلیں

۲۷۸

ہی حلقہٴ دامِ حلق کا حلقہٴ بگوش ہی طبلِ شکم سے صید گاہوں میں خروش
ہی چرلے میں بھوک نے یہ بھڑکائی آگ ہانڈی میں ہی گرم جوشیِ معدہ سے جوش

۲۷۹

تصنیف پہ راغب ہو اگر طبعِ ضعیف ہر صفحے میں ہوں درج مضامینِ سخیف
اصلانہ ہو اُس میں حق و باطل کی تمیز حق تہو کا سزاوار ہو حق التصنیف

۲۸۰

کرنے ہی کو ہی یہ بحثِ ممنوع نہیں ہی یہ بھی کوئی وضع کہ موضوع نہیں

(۱) وہ عضوِ رئیس جس پر بقاءِ نوع منحصر ہی لیکن جس کا زیادہ تر استعمال بیہودہ

عیاسیوں میں ہوتا ہے *

چہ ہوائی ہی زورِ طبع دکھانے کو مطبوع تو ہی وایک ، بلوغ نہیں

۲۸۱

ہی فیضِ ازل سے جن کی طینتِ طاہر اور ہیں وہ فتنِ شاعری میں ماہر
ہو جاتے ہیں باکیزہ خیالات آسم کرتے ہیں خیالاتِ جنب اپنے ظاہر

۲۸۲

سرفکرِ خوش آب سے ہی سرچشمہ آب یہ پانچ حواس ہیں خیالی پُنجاب
توہی نہیں سر پہ - قوب کر گر دیکھو دریائے خیالات سے ابھرا ہی حباب

۲۸۳

ہی باغِ معاشرت کی تزیین معقول تحسین میں ہی نخلِ بندِ قدرتِ مسغول
ہر شاخ ہی اخلاق کی کلیوں سے لدی ہر گل ہی خوش اخلاقیوں سے خوش بر بہول

۲۸۴

اولاد کا عیش مہرِ مادر دھونڈے ہر حال میں دن رات برابر دھونڈے
پائے گا نہ اس مہر کا دنیا میں جواب سورج بھی اگر چراغ لے کر دھونڈے

۲۸۵

یہ بات عجب نگاہ میں آئی ہی (۱) ہر طرح سے جو خیال کو بھائی ہی
یوں کوئی ہو لاکھ اپنے گھر میں یوسف بھائی ہی ادا جس کی وہی بھائی ہی

۲۸۶

بُور ہوں کی ہیں کم اگرچہ مائیں موجود پھر بھی نہیں مادری محبت مفقود
مافات کی مالوف تلافی کے لیے پاتے ہیں وہ لڑکیوں میں آفت کا وجود

۲۸۷

دراکار ہی جب کہ ہر زماں ہم دردی زندہ ہی کہاں کرے جو ماں ہم دردی؟
اس درد کی لڑکیوں سے ملتی ہی دوا کڑی ہی جو پیری میں جوں ہم دردی

۲۸۸

ہر عیب ہی فرزند کا آنکھوں میں ہنر بے نور بھی صورت ہی تو ہی نورِ نظر
کالا نظر آتا ہی تمہیں بچہ زاغ کرے کی نظر میں ہی وہی کُحلِ بصر

۲۸۹

فرزندِ رشید بھی جواں ہونے کو اعمال سے بغیں آفتِ جاں ہونے کو
ہر فخر سے خاندان میں آئے کو ہی ننگ ہر ننگ ہی فخرِ خاندان ہونے کو

۲۹۰

شادی میں ہی ایک پر قناعت لازم اُس ایک سے اخلاص و محبت لازم
گردل کو ہی حُسنِ خانہ داری مقصود ہر حال میں ہی حُسنِ رعابت لازم

۲۹۱

مطلوبہ حُسن و مہرِ برز بھی ہو اخلاق کے عطر سے مُعطر بھی ہو
کم یہ بھی نہیں ہی دل فریبی کو مگر کیا خوف ہو مگر علم کا زیور بھی ہو

۲۹۲

اخلاق کے ذات میں جو اوصاف رہیں پہننے سے خیالات جو شائبہ رہیں
انصاف کے محکمے میں از روئے کمال ہر قسم دی بیویاں بترہاف رہیں

۲۹۳

ہی بیوی ہی راہِ زندگی میں ادس ہی بیوی ہی منزلِ مشقت میں جلیس
بے چین ہو دل تو ہی مفرح معجون زخمی ہو اگر جسم تو مرہم ہی نفیس

۲۹۴

خوش روئی و خوش پوشی و خوش ترکیبی ہر چند نہ ہو رکھتی ہو خوش تہذیبی
اخلاق کی شان ہو اگر شہد فروش ہی شہد کی مکبوں سے بڑھ کر بی بی

۲۹۵

بی بی ہی کمی غم فراہندہ کی ہی شکل جہاں میں نامِ پایندہ کی
رکھتی ہی یہ قوت کے ہزاروں کمرے بارک ہی ایہ فوجِ نسلِ آئندہ کی

۲۹۶

قسمت سے اگر نیک ستر ہی بی بی اور علم کا جانتی ہنر ہی بی بی

لفظِ اعجاز

(۱) بہتر نص - اصطلاحِ انگریزی میں بیوی کو کہتے ہیں - (۲) بی بی در بی سے
مرتب ہی اور بی انگریزی میں شہد ہی مکتبی کو کہتے ہیں تو ایسی بی بی جو اخلاق
کے شان مند، شہد فروش، کرتے، ہو لفظاً معنی، ہر طرح، شہد کہ، مکہدوں سے بڑھ کر ہے *

بچوں کے لیے مہد سے لے کالج تک اک آدمی نوویسٹر ہی بی بی

۲۹۷

شایاں ہی جوانوں کی ہدایت کرنی واجب ہی بزرگوں کی حمایت کرنی
معمول ہی لڑکوں پہ عنایت کی نظر ہر عمر کی لازم ہی رعایت کرنی

۲۹۸

پاں- چھالیا- کٹّا- چونا سب ہی دمساز لپٹتہ ہن کلوریوں میں اُلفت کے راز
أوراقِ محبت کا یہ شیرازہ ہی ہو لونگ کی خضر کی طرح عمر دراز

۲۹۹

حقہ جو کرے معاشرت میں تائید بدانہ ہو خوبش- ہو قرب اس سے بعید
ہو اس سے مسافرت میں بھی لطفِ وطن ہر شب ہو شبِ برات- ہر روز ہو عید

۳۰۰

ہی شوق کی کش مکش سے دل کش و کش ہر کش کی کشاکش سے دھواں ہی سرکش
ہی بحرِ مداد میں دم نقش کشی حُتّے کی ثنا کا دُودکش عنبر کش

۳۰۱

ہی بہرِ زباں طاقتِ تقریری چاہ ہی بہرِ قلم قوتِ تحریری چاہ
جازوں میں ہی کشتِ زعفران صحت کو ہر شہر و دیار میں بہ کشمیری چاہ

۳۰۲

پری میں مٹاتی ہی غم پیری چاہ رکھتی ہی عجب قوتِ تاثیر چاہ
معمولی سے تخت پر بنا دیتی ہی کشمیر کا بادشاہ کشمیری چاہ

۳۰۳

(۲)
چٹا ہی چرت سے گرو چسکی بھی نہ چاہ کر- چاہ ہو بیچہ کہ چلم- داخل چاہ
چسہ کا ہو چسکا نہ چرت کا چرچا چو گرد ہو چاہ چو طرف چاہ کی چاہ

۳۰۴

ہی چاہ کی سبز پتیوں کی کیا بات گویا ہیں چھہ خضر میانِ ظلمات

(۱) لونگ انگریزی میں دراز کو کہتے ہیں - پس اس کی درازی عمر کی دعا خالی از
لطف نہیں - (۲) اس میں صنعتِ التبریش ہی یعنی التزماً ایسے لفظ لائے گئے ہیں
جو ایک ہی حرف سے شروع ہوتے ہوں۔

دل ہر دہ دلوں کے زندہ ہو جائیں گے تقدیر سے گر آبل بڑا آبِ حیات
۳۰۵

بیدہ شدہ شراب پی کے کیوں شور مچاے ؟ اس فنڈے سکیوں نہ اپنی صحت کو بچاے ؟
چاہے کوئی گر تو اس طرح عیش رچاے آحاب ہوں بیتے ہوئے چلتی رہے چاہے
۳۰۶

شیریں سُخنی کیا کریں بیتے کلال اس شربت تلخ سے ہو کیا رفعِ ملال ؟
قنواے خرد سے ہی وہ شی آبِ حرام ہر در میں خوں ہی جس کو صحت کا حلال
۳۰۷

(۱)
ہی شکل سے اپنی یہہ بتاتا کلنر وہ جو ہی نگاہ بادہ کش میں گل تر
پینے کا مضائقہ نہیں ہی - لیکن بہتر ہی کہ اس کام کو دیکھو کل پر
۳۰۸

جھولے پہ نئے کے یوں نہ ہر دم جھولے گرمی نے بھلایا ہی نہ اس پر بھولے
اس پھولنے سے پھل کی بھلا کیا آمید پیشاب سے جس طرح مٹانہ پھولے

تغذین

۳۰۹

جمگٹ ہی غضب - عجیب ہنگٹ ہی پہہ چاہے
دلِ دل ہی اور آس کی رسی ہی نگاہ
آنکھیں ہیں یہہ دوسفید چہنی کے گہڑے
شیشے کے ڈھپے ہیں جن پہ سر پوش سیاہ
۳۱۰

پنہاری کے سر پر ہی چمکتا گاگر یا ہی شبِ گیسو میں دمکتا اختر
ہی بس کہ قریب جنتِ عارض سے کیا دُور اگر یہی ہو حوضِ کوثر
۳۱۱

پنہاریاں ہیں سر پہ لید گنگا جل جانی ہیں چلی کرتی ہوئی سب چہل بل
جُنبش ہی گہڑوں میں اور نہ پانی میں تکل ہر چند کہ بجلی کی طرح ہیں چنچل
۳۱۲

ہی شاہد آب کش سے پنگٹ پہ بہار وہ آب کشی وہ آس میں جوبن کا آبہار

وہ سربہ گھڑا - ادا سے گردن میں وہ خم چیل دل رہ ادا میں اور وہ چنپل رفتار
۳۱۳

(۱) افتاد کی کچید خبر نہیں کچنہ ہی - حال کمرے میں ہم اُس کے جانے ہیں کچنہ حال
یعنی ہمیں اسے کشیدہ نامت نو بد حال دل زانہ میں رکھنا مذکورے وچرکل میں، کبال
۳۱۴

(۲) مت نام تم اُن نیچے ذراہوں کا الو اُٹھ جائیں تو ہر کے داہنہ میں برجعی ہو
کھنی صف عسانی ہی اُس سے رو او کچنہ کتتم وفا بھی ای دماں اسرو ہو
۳۱۵

(۳) عاشق کو ہی چرخ نیلگوں چشم بل جوت تو سریش سال نہ چھوڑت وہ کلو
سوفار نگہ کو برک ہی دل کی سی بتلا - سراغ دل آسے حکم کلو
۳۱۶

(۴) یک سرمی عشق سے ہیں ہر دہش اپنے دم سرتا بہ قدم زمزمہ شوق ہیں ہم
ہم اُن کی گلی میں جانے ہیں گو سوار مدد حیف وہ خواب میں بھی آتے ہیں کم
۳۱۷

کب قاصد خوش خرام یار آیا ہی ؟ کب پاس مرے بدام یار آیا ہی ؟
نامع ترے لب یہ گروں جاں نثار زیبا ہی - نہ اس پہ نام یار آیا ہی
۳۱۸

(۵)

ہیئت میں ہیں وہ گوہر دنداں اختر ہیں پر اے ہی درجے کے وہ رخسندہ گہر

(۱) اس رباعی میں آئینہ انہام و لایتنی خاکساز سے چمکایا گیا ہے - فال انگریزی میں
گرنے کو کہتے ہیں اور حال کمرے کو - فال کشیدہ فامت کو کہتے ہیں اور بال گورے کو -

(۲) یہاں بھی وہی صنعت ہے - لونجی - ہو برجی با برجی ہی کا سا کوئی اور آلہ -
رو صف - بو کماں - (۳) یہاں بھی وہی بات ہے - بلو ایک شخص کا نام اور نیلگوں - گلو

سریش - سی دیکھنا مناسب نگاہ - کلو سراغ - (۴) اس میں بھی وہی صنعت ہے -

رم ایک قسم کی شراب - ہم زمرے کی سی آوار - گوجنا - کم آنا - (۵) پرلے میں ضمن
اللفظ کا درج ولایتنی موتی لے بیٹھا ہے - حسن نمونہ ان دو لفظوں سے ہر سبیل ضمن اللفظ

سن اور مَوْن یعنی شمس و قمر اُسی ترتیب سے نکلتے ہیں جس ترتیب سے رباعی میں
مذکور ہیں - ضمیر اللفظ نہ لاندہ صندل ہ -

اب ریز سہیل ہی تبسم کی جھلک ہی وجہ حسن نمونہ شمس و قمر

۳۱۹

ہر کس بہ زبانِ مادری حرفِ زند ویں طرفہ زبانِ ما - دري حرفِ زند
گر خود بہ زبانِ مادری حرفِ زند در وعف زبانِ ما - دري - حرفِ زند

۳۲۰

تا چند نسیبی امی برادر گلہ مند؟ تا چند دریں فکر تو باشتی در بند؟
با سوز و گداز ساز بر مجھ صبر برخیز و بیفت و دل بسوزاں چو سپند

۳۲۱

(۱) ہر نا شدہ کہ بر نفوس است گراں چوں شد ہمہ آساں ست بی بے جگراں
عمریست کہ اوست وقفِ بزمِ دگراں ماخوے گرفته با دو چشمِ نگراں

۳۲۲

(۲)

ہر لخطۂ عمر در غمش صد مُدت ہر نالۂ درد بر لبم قد مُدت
ہر نامۂ شوق بردش قدردن ہر جامۂ صبر در بوم قد مُدت

۳۲۳

(۵)

ای زلف تو ما ربیعِ حیرت آمیز وی روے تو خورشیدِ صفت پرتو ریز
وی فرقِ تو در طریقِ ما دست آویز دارم بہ رختِ نگاہِ حس - رت انگیز

۳۲۴

(۶)

نحلے کہ نہ داند ز زری قلبِ منی گنجیست بہ کام او کہ شہدیتِ ہنہی
عقلش بہ ضیاءِ ہوش مہریتِ سنی گویند ظریف طبعِ مرغیتِ فنی

(۱) پہلا شعر متنبی کے اس شعر کا ترجمہ ہی (شعر) آلِ مالِ مکن من الصعب
فی الانفس سہل فیہا ادا ہو کانا - (۲) کھنچا گیا - (۳) لوتّا دبا گیا - (۴) چاک کیا
گیا - (۵) میز بھول بھلیاں - ما ربیعِ راہ - ریز شعاعیں - ریز طُرق - گبز نگاہِ حسرت و
حیرت - یہ الفاظ بہ سبیلِ ضمنِ اللفظ نکلے ہیں - (۶) منی - انگریزی میں ریبہ - ہنی
شہد - سنی منسوب بہ سن یعنی آفتاب - فنی منسوب بہ فن یعنی ظرافت و خوش طبعی *

ای در دو جہاں سرودِ قدرت را فر فر روزِ جملہ جہادیاں سوت را سر سر
در دبدۂ ما کم از ناکاھے نہ بود آید نہ نظر اگر خوش آیندہ کمر

گلگشت ہی غنچہ لب مسوں کو جائز قد صرن بزینہ سن فوز الفائز

در راہ طلب زبوسہ ہا قافلۂ ہو نائسی درز لپس انوائت کسرا

زیبا ہی کہ ہوں فنار لاکھوں شیلنگ وقت کہ بہ ناز سر نشینی بر خنگ

قد لک کا لغصن خدود کالورد کولائک تولت می ہیواست کس مائی دارلنگ

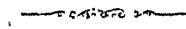
(۱) فرانگریزی میں صنوبر - سر حس کا استحقاق نائٹ لوٹوں کو ہوتا ہی - کمر آن والا -

اس رباعی میں خیال بر والینہی قلعی ہی - (۲) اپنی زینت کے سبب مراد والوں کی

مراد ہیں - (۳) کس خوبی کے ساتھ وہ لب بوسوں کی دعوت کر رہے ہیں - (۴) ایک

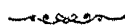
انگریزی سکہ اٹھنی کا مُعادِل (۵) تیرا قد تہی کا سا ہی اور کال کلاب کے تہ ہیں -

(۶) اسے میوہی پداری مجھے ایک بوسہ دینا پسند فرما *



ایں نامہ کہ خامہ کرد بنیاد

توقیع قبول روزیش باد



اشتہار

کتبِ زیرِ ترقیب

(۱) خیالاتِ آزاد کا دوسرا حصہ متضمنِ مضامینِ متین و اخلاقِ آگہیں -

تفصیلِ مضامین یہہ ہی :-

ع - مرہی بیمار و مرہی بخور (سفاکش) مسلمانوں کا افلاس - پرستار پرستی -
 بنگالے میں شادی سببِ مقدمہ بازی و خانہ بربادی - ولایت کا سفر اور مہمان
 طالب علم - ولایت جانے کا مایوسگیا - میلہ چتر - ع - اے ذوق دیکھ دختر
 رز کو نہ منہ لگا - (مذمتِ شراب خواری) - ع - پیری میں جوانی کے مزے یاد
 کریں گے - (بڑاپے میں شادی) - عشرت ہی - آفت ہی - مصیبت ہی - یا قیامت
 ہی ؟ - (بیویوں کی مظلومیت) - صوبہ بہار اور رشوت - بہار کے مسلمانوں میں
 نکاحِ ثانی - بیر من خس است اعتقاد من بس است - (سریع الاعتقادی) -
 حکم رس اور نام ورنہ کا شوق - ہر کارے و ہر مردے - فاجرہ عورتوں کی محبت
 اور اُس کے نتائج - کلکتہ میں مسلمانوں کے ہوٹل کی ضرورت - جیسا دیس ویسا
 بھیس - جان بھی نثارِ عیش ہی - ایک مسلمان انگریزی داں طالب العلم کے
 زمانہ تحصیل کے حالات و خیالات - بعض میاں جی بھی غضب کے ہوتے ہیں -
 میراثن - عالی خاندانی - مفت را چہ باید گفت - تو نے کسبی ہو کر کیا پایا ؟
 لعنة الله على داخل النسب و على خارج النسب - لباسِ انگریزی کے فوائد -
 دعوت ہی یا عداوت ہی ؟ - پان بھی بے اعتدالیوں سے آفتِ جاں ہی - حقہ حاضر
 ہی - دل لگی - سلام *

(۲) نوابی دربار - ایک سادہ لوح نواب کے دربار میں وکیلِ مختار اور اسی

قسم کے اور اہل معاملہ کی دست بُرد - پیرایہ ظرافت *

(۳) نوابی کھیل - کلکتے کے ہر حلقے کے چائے بیڑوں کی خوش فعاہیوں کی

ایک موثر اور دل کش تصویر - پیدایہ ظراوت *

یہ نہیں کتابیں صاحب خبالات آزاد کے قلم آزاد رقم سے ہیں *

(۴) وسائے سوزن - ایک انگریزی تعلیمی ناول کا ترجمہ *

(۵) اطائف نجفی - کتاب کاٹے دوست زعفران ہی - اور کیوں نہ ہو کہ

اس میں تمام وہ اطائف مندرج ہیں جن سے ہمارے شہر کے زندہ دلی کے مشہور
پروفیسر جناب مہر نجف علی صاحب نذر اپنی مجلس کو شکنہ رکھنے ہیں -

میر صاحب شکنہ مراچی - زندہ دلی - حاضر جوانی اور بذلہ سنجی میں اپنا
نظیر نہیں رکھتے - لوگ دور دور سے صرف ان کی باتیں سننے آتے ہیں - اور ان کی

جہلی شوخ طبعی سے لطف وافر آتھا ہے ہیں - مذاق شعر و سخن بھی خاصہ
ہی - اشعار میں میر سوز کے سے چوچلے اور تیز رہتے ہیں - ایک مشہور شوخ طبع لے

ان کی نسبت لیا اچھی راے ظاہر فرمائی کہ جس طرح میر انیس اور میرزا
دیبر وغیرہ میں مرثیہ کہتے کہتے یہ کمال پیدا ہو گیا تھا کہ جب چاہتے ایک نیا مرثیہ

دالتے - بیسیوں چہرے لکھ پڑے ہیں - سراپا کی بھی کمی نہیں - تلوار اور گھوڑے
کی تعریف کے بند بھی ہر بحر میں بکثرت موجود - صرف تھوڑے اہتمام کی

ضرورت ہوتی نہی - یہی حال میر صاحب کا لطائف میں ہی - تھوڑے اہتمام
پہر میں ہر وقت ایک نیا لطیفہ گھڑ لیتے ہیں - طبیعت کاٹے کوکل ہی - جتنے

لطیفے چالو دھال لو - بعض قدردان احباب کے اصرار سے میر صاحب لے خود ان
لطیفوں کو قلم بند کیا ہی - چھوٹے بڑے سب ملا کر کئی سو ہیں - شروع میں ان کی

مختصر سوانح عمری بھی ہی - سوانح عمری بھی خالی از لطف نہیں *

(۶) نظیر نامہ - اس کتاب میں نظیر اکبر آبادی کی مفصل سوانح عمری

اور اس کی تصنیفات پر محققانہ راے اور اس کا بیش قیمت منتخب کلام مندرج

ہی - اکثر حصے اس کے مرتب ہو گئے ہیں - مگر هنوز سلسلہ تحقیق و تلاش جاری

میں اُن حالات اور کلام کو قبول کرسکتا ہوں بہ شرطے کہ لکھ کر عنایت فرمائیں -
 سفر - اولاد - مربّی و احباب - مُرشد و اُستاد ان اُمور کے متعلّق زیادہ امداد
 درکار ہی - کسی قدر لطائف کی بھی ضرورت ہی *

سیوٹِ خسرو

یعنی

سوانحِ عمری حضرت امیر خسرو دہلوی

(۷) مجھ کو مدّتوں سے حضرت امیر خسرو دہلوی کے حالات و خیالات کو سوانحِ
 عمری کے پیرایے میں مرتّب کرنے کا خیال ہی مگر مشاغلِ شتیٰ کی جہت سے
 فرصت حکمِ عنقا رکھتی ہی اس لیے آج تک اس امرِ خطیر کی انجام دہی پر
 قادر نہیں ہوسکا۔ بہر حال تھوڑا بہت جس قدر میں پتاہی وقتاً فوقتاً کیے جاتا ہوں -
 نوٹ کرتے کرتے مضامین جو جمع ہو گئے ہیں اُن کی مقدار کچھ کم نہیں ہی -
 لیکن بعض مضامین کے لیے کسی قدر کتابوں کی ضرورت ہی - حضرت امیر خسرو کے
 حالات میں لکھا ہی کہ آپ کی خاص تصنیف سے کوئی نفاذ کتبیں ہیں اعدادِ
 اسماءِ حسنیٰ کے برابر - ان میں سے جو متداول ہیں اکثر بہم پہنچ گئی ہیں -
 صرف یہہ چند کتابیں نہیں ملیں جن کی سخت تلاش ہی - دراویں خمسہ میں
 بقیۃ نقیۃ اور وسط الحیوۃ - مثنویوں میں نہ سپہر اور تعلق نامہ - اور سات شعر کی
 مثنوی بحرِ طویل میں - رسالوں میں فنِ معما اور فنِ موسیقی کے رسالے - نثر میں
 گلستان کا جواب - علاوہ بریں ہندی کلام کا مجموعہ - مقالہ خلفائے اربعہ کے احوال
 میں - انشاء امیر خسرو - جواہر البحر - پنج گنج - جو صاحب ان کتابوں کا پتا
 ارشاد کریں گے یا بشرطِ وجود کچھ دنوں کے لیے اپنے کتب خانے کا نسخہ عاریۃً
 عنایت فرمائیں گے کمال اعانت فرمائیں گے - جن زندہ دل حضرات کو حافظ کی قوت
 اور تفحص و تلاش کی گدگدی نے حضرت امیر کے سوانحِ عمری کے متعلّق لطیف
 اور دل چسپ حکایات اور پُر مذاق نادر لطائف اور دل آویز دھڑوں مکرنیوں

بہابیوں دو سخنوں دھکوسلوں وغیرہ کا مالک بنایا ہو ان کی بھی نظرِ لطف کا طلبگار ہوں۔

کتب کاہل الطبع جو فروخت کے لیے موجود ہیں

(۱) موعظہ حسنہ - جناب مولوی محمد نذیر احمد صاحب خان بہادر کے اصلی

مکتوبات نصیحت آیات کا ایک دل چسپ مجموعہ - قیمت ۸ آنہ

(۲) فسانۃ مبتلا الملقب بہ محضات - تعددِ آواز کی بُرائیاں ایک دل کش قصہ

کے پیوایے میں - قیمت ۸ آنہ

(۳) ابن الوقت - نئی روشنی والوں کے خیالات کا خاکہ - ایمان کا مصلحہ - نہایت

پر لطف اور عبوت انگیز قصہ - قیمت عص

(۴) ایامی - بیواؤں کے آنسو پونچھنے کا رومال - نکاحِ ثانی کی نسبت لاثانی

خیال - قصہ مگر عقل کی باتوں سے مالا مال - قیمت عص

(۵) مایغنیک فی الصرف - مسائلِ صرفِ عربی - عام فہمِ اردو عبارت میں -

قیمت ۸ آنہ

(۶) چند پند - اخلاقی اور مذہبی مضامین مبتدیوں کے مفیدِ حال - قیمت ۸ آنہ

(۷) منتخب الحکایات - اخلاقی حکایات بطرزِ امثالِ لقمان - قیمت ۸ آنہ

(۸) مبادی الحکمة - مسائلِ منطق بہ طرزِ جدید و عبارتِ سلیسِ اردو زبان میں -

قیمت ۸ آنہ

یہ آٹھ کتابیں جناب مولوی محمد نذیر احمد صاحب خان بہادر مصنف

مشہور دہلی کی تصانیفِ لطیف سے ہیں - زبان سب کی اردو ہی -

(۹) ردِ نیچری مذاہبِ دھریس کا محققانہ - مورخانہ - اور مدبرانہ رد - زبان

اردو - قیمت ۸ آنہ

(۱۰) مقالاتِ جمالیہ مضامین مفیدِ اصلاحِ اخلاق و عادات و ترغیبِ علوم و فنون و

اشاعتِ تمدن بہ طرزِ جدید - زبانِ فارسی نہایت شستہ و رفتہ - قیمت ۸ آنہ

یہ دو کتابیں حضرت مولانا سید جمال الدین حسینی کی

تصانیفِ لطیف سے ہیں -

(۱۱) طبّی قانون عدالت - (مڈیکل جوریسپروڈنس) عدالت دیوانی و فوج داری میں جن طبّی اُمور کی بحث پیش ہوتی ہی اُن کا نہایت عام فہم شافی بیان حسب منشاء گورنمنٹ جناب ڈاکٹر مولوی اصدر علی خاں صاحب نے جناب ڈاکٹر راے کنھائی لال دے صاحب سی ۔ آئی ۔ ای ۔ کی کتاب بذگلہ سے زبانِ اُردو و ناگری میں ترجمہ کیا - چنپا ٹائپ - قیمت ۴

(۱۲) فسانۂ خورشیدی - دو طائب اور دو مطلوب کا ایک نہایت نصیحت خیز اور فرحت بخش قصہ - اس سے تعلیم نسوان - نکاح ثانی - ذمہ داری شادی - تمدنِ جدید - پابندیِ مذہب وغیرہ کا عمدہ سبق حاصل ہوتا ہی - مجلہ باتصویر لعمہ - غیر مجلہ بے تصویر سے -

(۱۳) دیوانِ آزاد - حضرت مولانا سید محمود صاحب آزاد جہانگیر نگری کے فارسی اور ریختہ کلام کا نہایت بیش بہا مجموعہ - قیمت ۱۰ آنہ

(۱۴) مسدّسِ آزاد - حضرت ممدوح کا فارسی مسدّسِ قانّی کی روش میں - ابرو باران و باغ و بہار کی کیفیت - حکمت خیز آغاز عبرت انگیز انجام - قیمت ۱ آنہ

(۱۵) خلاصۃ العلاج - فنِ ہومیوپتھی - بارہ دواؤں سے معمولی بیماریوں کا علاج - قیمت ۱۲ آنہ

(۱۶) علاج السّیلان - فنِ قابلہ - سیلانِ خون قبل و بعدِ ولادت کی نہایت شافی و کافی تحقیق - قیمت ۴ آنہ

(۱۷) رازِ سرستہ - ایک انگریزی دل چسپ ناول کا ترجمہ - قیمت ۱۰ آنہ

ایک قیمتی انگستری نہایت تحفہ مفت ہاتھ آتی ہی
حضرت آزاد کا کلام معجز نظام

دھاکے کے مشہور شوخ طبع اور نامور شاعر اور رئیس مولوی سید محمود آزاد کا فارسی اور اردو کلامِ بلاغت نظام جس کا اشتیاق صاحب مذاق سخن سنچوں اور سخن فہموں کو ایک زمانے سے تھا اب زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر نظر انروزی اہل نظر کے لیے طیار ہی اور مشہور کے پاس سے بقیہٴ ذیل مل سکتا ہی *

جو صاحب دیوان آزاد اور مسدس آزاد دونوں کی خریداری فرمائیں گے بہ طور
ہدیہ محقر ایک نہایت خوبصورت قیمتی انگستری بھی کتاب کے ہمراہ پائیں گے *

سوانح ہماری مولنا آزاد

نئی قسم کی لائبریری - جس میں نئی روشنی کا چراغ روشن ہی - کس کس
بلا کے جھونکے آتے ہیں مگر گل نہیں ہوتا - یہ لائبریری مصنف خیالات آزاد کے خاص
کارخانے کی بنی ہوئی ہے - ظرافت اور فصاحت تجربے اور معلومات کے شینے
عجب کاریگری سے لگائے ہیں کہ ہر شخص اس میں اپنا چہرہ اور خط و خال بخوبی
دیکھ سکتا ہے - قیمت ۱۲ آنہ - محصول ڈاک ۱ آنہ - منی آرڈر کمیشن ۲ آنہ

کتابیں دھالنے کی ایک نفیس علمی کل

بعض قابل احباب نے جن کو انگریزی - عربی - فارسی - اردو چار زبانوں میں
اعلیٰ درجے کی لیاقت حاصل ہے اس خیال سے کہ تاقیہ کہ تمام موجودہ علمی
سرمایہ اپنی زبان میں فراہم نہ ہو قوم ترقی نہیں کر سکتی ایک خاص (دفتر ترجمہ)
کھولا ہے - میں اس دفتر کا سکیٹری ہوں - مغشا اس کا یہ ہے کہ قابل اہل دول
اور اولوالعزم ارباب مطایع اس دفتر کی وساطت سے مختلف علوم و فنون کی کتابیں
مختلف زبانوں سے بہ ادائے اجرت مناسب زبان اردو میں ترجمہ کرائیں اور پھر
اپنے ہی صرف سے طبع کر کے ملک میں شائع فرمائیں - ضروری فصاحت - عام
فہمی عبارت - دل نشینی اصطلاحات - برجستگی اختراعات اور دیگر لوازم حسن
ترجمہ کا پورا اہتمام ہے - اجرت ترجمہ حالت کتاب پر موقوف ہے - تصفیہ اس
کا خط و کتابت سے ہو سکتا ہے - بخیال موجودہ مذاق ملک شاید کتب قصص
(ناول - سفر نامے - رومانس - ڈرامے) اور بعض کتب اخلاق و تاریخ ترجمے کے لیے زیادہ
موزوں ہیں اور ان کے ترجمے کی اجرت بھی چنداں زیادہ نہیں -

المشتہر

سید محمد عبدالغفور شہباز بہاری - لائبریری لین - چوہنہ - باقی پور - پٹنہ

یہاں تک اور بس یہیں تک میرے اشتہارات ہیں - آگے آؤں گے ہیں -

رسالۃ رفع الاشتباه عن صفات اولیاء اللہ

اولیاء اللہ رح کے خط و خال کے معاینہ کرنے کا آئینہ - کرامات و خرق عادات کے دیکھنے کا بلند زینہ - خانقاہوں کے خلوت نشینوں کی عینی توجہ کے قابل - پیری و مریدی کی کشتی کھینے والوں کے لیے مُراد کا ساحل - اولیاء اللہ کے پہچاننے کی دوربین - صلحا و اشقیا میں مابہ الامتیاز عمدہ مشین - گلِ تصوف کا خوش بو عرق - وحدتِ شہود و وحدتِ وجود کی تحقیقات کا نافع سبق - وہ تبرک جو مقدس محققوں کی مجلس میں بتاتا ہی - وہ تیغ جس سے بے ادب بڑھانکے والوں کا سر کٹتا ہی - وہ شاہ راہ جس سے لڑکا لڑکی مانگنے کی بڑی درگاہ نظر آتی ہی - وہ جذبی کیفیت جو مجذوبوں کو راہِ سلوک بتلاتی ہی - زبانِ اُردو نصیح و عام فہم میں قلم بند ہی - واعظوں اور خلوت نشینوں کے لیے نہایت سودمند ہی - ضخامت ۱۲ جز قیمت ۱۲ آنہ

المشہور

مولوی حکیم ابوالمجد عبد الصمد بہاری - کمپ داناپور - جامع مسجد

ربڑ کا چھاپہ خانہ

سازہ چار روپیہ میں

کوئی دفتر - محکمہ - عدالت - کارخانہ اس ضروری چیز سے خالی نہ رہنا چاہیے - اہل قلم کا معین و مددگار - بہت آسان - کوئی جھگڑا نہیں - جس زبان میں چاہیے معمولی کاغذ پر لکھ کر پریس کے ربڑ پر چسپاں کر دیجیے - فوراً سب حروف ربڑ پر اُتر آئیں گے - اسی دم بلا امداد کسی کے سو پچاس کاغذ چمک دار حرفوں میں چھاپ لیجیے - مختصر و سبک - ہر دم ساتھ رہ سکتا ہی - مکمل ربڑ پریس تقطیع طول ۱۲ x عرض ۸ انچ کی قیمت سازہ چار روپیہ — ایضاً کلاں

تقطیع ۱۵ × ۱۰ انچ کی سات روپیہ محصول ڈاک ڈیڑھ دو روپیہ —
المنشہر

مبارک حسن تاجر و مہتمم کشف الاخبار بمبئی -
فہرست اشیاء نادرہ طلب فرمائے پر ارسال ہوگی -

اشتہار مطیع سیفی لاہور

اخبار رہبر ہند جو ہفتہ میں دوبار شائع ہوتا ہے اور جس میں ہر قسم کے مفید عام مضامین کے علاوہ سب دنیا کی تازہ اور ضروری خبریں بکثرت درج ہوتی ہیں - اس کی پیشگی سالانہ قیمت مع محصول حسب ذیل ہے :-
گورنمنٹ و سلاطین و والیان ریاست لکھ جاگیر داران و دیگر اہل ثروت سے
چھ ہزار سال سے کم آمدنی والے سے تین ہزار سال سے کم آمدنی والے سے
ایک ہزار سال سے کم آمدنی والے سے تین سو سال سے کم آمدنی والے اور طالب علم سے

دفتر دہلی پنچ پولیٹیکل سپاہی تجارت گزٹ لاہور

اس دفتر کے قدیمی اخبار دہلی پنچ کے معاونین کو پندرہ روز کے بعد دو اخبارات پولیٹیکل سپاہی و تجارت گزٹ لاہور مفت پہنچتے ہیں - جن میں ہر قسم کے مفید اشتہاروں کی قابل قدر اشیا کے اشاعت ہوتی ہے - اور اشتہار دینے والوں کی مشہور چیزوں کو کمیشن پر فروخت کیا جاتا ہے - دہلی پنچ میں جو اشتہار مشہور ہوتے ہیں - اُن کی اجرت حسب ذیل ہے :-
ایک ماہ سے کم ایک آنہ فی سطر - ایک ماہ سے ۳ ماہ تک ۹ پائی فی سطر -
۳ ماہ سے ۶ ماہ تک ۶ پائی فی سطر - ۶ ماہ سے ایک سال تک ۳ پائی فی سطر -
اجرت سب سے پیشگی - جو صاحب چاہیں ایک ہرچہ دہلی پنچ پریس لاہور کے پتے سے منگوائیں - اپنی ضرورت کے موافق ہر ایک چیز اس دفتر سے پاسکتے ہیں *

کلاس - حمانل شریف معری و مترجم جس کا اشتہار فی غلطی ایک اشرفی یا دس
 روپی نقد - جواهر القرآن مترجم - تفسیر جلالین مع کمالی - ترمذی شریف مع شمائل
 نبوی - شمائل ترمذی - مشکوٰۃ شریف محشی - ماثبت بالسنة مع ترجمہ آردو - تسخیر
 شرح چہل حدیث منظوم - اصول الشاشی محشی - کشف المہم شرح مسلم الثبوت -
 ترکیب الصلوٰۃ - رفاہ المسلمین ترجمہ آردو مسائل اربعین - کنز القرائض ترجمہ آردو
 سراجی و شریفی - مزاح الارواح محشی - ضربری محشی - ہدایۃ النحر محشی -
 کافیہ مع شرح فارسی - شرح سلم بحر العلوم - قطبی شرح شمسہ محشی - تسہیل الدرر
 شرح دیوان حماسہ - حیات قانون شیخ - سبع شہاد محشی مع اشکال - اوقلیدس
 مقالہ اولی محشی - کریم اللغات - منتخب الفرائس - محاورات ہند مع امثال - تاریخ
 الخلفاء عربی مع حل لغات - سرور السکون - نخبۃ الفکر محشی - قصیدہ اطیب النغم فی
 مدح سید العرب والعجم - مجموعہ یاقوتی - قرابادین ویدک - تاریخ بیت المقدس -
 کارنامہ ترک - فصل الخطاب - نتیجہ درجواز عرس و چہلم و تیجہ اصباح الحق
 الصریح - رسالہ حقہ - انصاف مع ترجمہ آردو ارشاد الطالبین - سراج السالکین - ہدایۃ
 الطالبین - کسکول کلیمی - مراط مستقیم فارسی - ذکر الشہادتین - مظہر الاسلام - نصاب
 خسرو - منتخب الحکایات - چند پند - مرآۃ العروس - بذات النعش - توبۃ النصوح
 فسانہ مبتلا - مہادی الحکمہ - نور العینین - توثیق الکلام - حجۃ الاسلام - مکتوبات شیخ
 عبدالحق - تحذیر الناس - تصفیۃ العقائد - موطا امام مالک - تلخیص المفتاح -
 مرقاۃ - میر قطبی *

المشہور

محمد عبدالحق - مطبع مجتہائی دہلی

(۴) سرپر کندن - یہہ دوا آنشک کی ہی - کیسی ہی سخت قسم کی ہو سولہ خوراک میں صاف - دوسری ہی خوراک میں زخم انگور - سیٹ مرض کافور - دوا کے تمام ہوتے ہوتے سرپر کندن - بدن چندن - قیمت ۱۶ خوراک مع محصول ڈاک لہ

(۵) حبوب خلش رہا - یہہ گولیاں ایک جوگی سے ہاتھ آئی ہیں - مَدَنوں ان کا امتحان کیا گیا ہی - کبھی ان کو فیل ہوتے دیکھا ہی نہیں - کسی قسم کا سوزاک ہو پُرانا - نیا - قرعہ پڑا ہوا - صرف چہہ خوراک میں جڑ سے اکھڑ جاتا ہی - اور مزہ یہہ کہ پھر کبھی عود نہیں کرتا - ہزاروں چٹھیاں اس کی شہادت میں موجود ہیں لیکن بخیال رازداری اُن کی اشاعت خلافِ مصلحت ہی -

قیمت ۶ خوراک مع محصول ڈاک - ۷

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی مجرب دوائیں ہیں - جن صاحبوں کو جس قسم کی شکایت ہو مطلع فرمائیں - یہیں سے اُس کی تدبیر کر دی جائے گی - اور رازداری میں کمال مبالغہ ملحوظ رہے گا - خاطر جمع رہے - فقط

المشہر

خادم الاطبا سید محمد ہاشم - سبزی باغ - باقی پور - پٹنہ

درکار ہی

دمے کا پُرانا مریض - جس کو کسی دوا لے فائدہ نہ بخشا ہو - دوا ملا ہوا تنباکو میرے ہاں سے منگوائے - فقیر کا بتایا ہوا نسخہ ہی - روز چہہ سات چلم پیے - چلے بہر میں پوری طرح آجھا ہو جائے - پھر کوئی شکایت رہ جائے تو میرا دمہ - چلے بہر کے تنباکو کی قیمت عسہ

المشہر

مینگی خاں لہوائی - لائبریری لین - چوہان - باقی پور